REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۱ — شمارہ ۲۳

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم
نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ — محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ ۱۴۳۵۱۶

۳ ذوالحجہ ۱۴۱۲ ہجری — ۴ احسان ۱۳۷۱ ہش — ۴ جون ۱۹۹۲ء

اخبارِ احمدیہ

بفضلہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن میں بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احبابِ کرام پیارے آقا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ، درازیٔ عمر، مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضورِ انور کا ہر آن حافظ و ناصر رہے اور روح القدس سے آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیرالیون (مغربی افریقہ) کے چالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیرالیون (مغربی افریقہ) کے چالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر جو بصیرت افروز پیغام احبابِ جماعتہائے سیرالیون کے نام ارسال فرمایا قارئینِ بدر کے ازدیادِ علم و ایمان کے لئے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ یہ پیغام مکرم خلیل احمد مبشر صاحب امیر جماعت احمدیہ سیرالیون نے ارسال فرمایا ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لندن
۴-۳-۹۲

پیارے احبابِ جماعت احمدیہ سیرالیون! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

جماعت احمدیہ سیرالیون کے چالیسویں جلسہ سالانہ کی خبر سن کر بڑی خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور اس جلسہ کو جماعت سیرالیون کے لئے بابرکت بنائے۔ اور اس کے جلسہ شرکاء کو اس کی روحانی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ اور یہ جلسہ آپ کو ترقی کی نئی راہوں پر گامزن کرنے کا بہترین ذریعہ ثابت ہو۔

اللہ آپ کو قوم میں پاک روحانی انقلاب برپا کرنے کی بھی توفیق بخشے اور ان کی جسمانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اقتصادی انقلاب برپا کرنے میں بھی آپ مددگار ثابت ہوں۔ دعا کریں کہ بطفیل اللہ ان کے دھندلائے ہوئے دن روشن دنوں میں بدل دے۔ ساری سیرالیون قوم کو میری طرف سے محبت بھرا سلام پہنچائیں۔ یہ بہت خوش اخلاق لوگ ہیں اور سعید فطرت ہیں۔ اگر کردار کے لحاظ سے بھی یہ سنبھل جائیں تو اس ملک کو خدا نے بہت خزانے عطا فرماتے ہیں۔ یہ ملک بہت ترقی کر سکتا ہے۔

جن جن علاقوں میں خصوصی تبلیغی مہمات چلی ہیں ان میں پیچھے پیچھے تربیت کے لئے ٹیمیں بھجوانے کا سلسلہ شروع ہونا چاہیئے۔ اس اہم فریضہ کو ہرگز نہ بھولیں۔ انشاء اللہ العزیز اس تربیت کے نتیجہ میں اس قوم کی کایا پلٹے گی۔ [illegible] ملک کے ہر علاقہ میں نفوذ کر کے آپ نے ان کے دلوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے منور کرنا ہے۔ اور جیسا کہ پہلے بھی ہدایت کی تھی ملک کے صدر مقام کے [illegible] احمدیت کی برکت سے محروم [illegible] ملک کے صدر مقام کے باشندے اگر علمی، اخلاقی اور روحانی لحاظ سے سدھر جائیں تو ساری قوم کی کایا پلٹ سکتی ہے۔ بیعتوں کی رفتار میں خدا تعالیٰ نے آپ کو اولیت عطا کی ہے۔ خدا کرے کہ آپ اس قوت اور کثرت کے ساتھ ہدایت پھیلائیں کہ زندگی کے ہر میدان میں اولیت کا تاریخی مقام آپ پر صادق آسکے۔

میں آپ سب کے لئے دعا گو ہوں کہ آپ کا قدم شاہراہِ غلبہ اسلام پر آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے اور ہمیشہ دُور کی منازل پر آپ کی نظر رہے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ ہمیشہ اس کی حفظ و امان میں رہیں۔

والسلام
خاکسار:- مرزا طاہر احمد

جلسہ سالانہ قادیان

۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۷۱ ہش (۱۹۹۲ء) کی تاریخوں میں منعقد ہوگا---!!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ قادیان ۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۷۱ ہش ۱۹۹۲ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے جماعت کے لئے مبارک کرے۔ احباب اس عظیم الشان روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو پہلے سے بڑھ کر زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۲ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۴ر احسان ۱۳۷۱ ہش

مالی سال کا آخر اور عزمِ نو!

اسی ماہ ۳۰ر جون کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے منہ زور مہنگائی اور روپیہ کی قیمت میں کمی کے باعث سلسلے کی بڑھتی ہوئی مالی ضروریات بھی اس امر کا تقاضا کرتی ہیں کہ ہم اپنے چندوں کو باشرح بنانے کی بھرپور کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ ایسے نوجوانوں کو بھی اس مالی جہاد میں شامل کریں جنہیں خدا نے تعلیم کے بعد ملازمت یا کاروبار کی شکل میں اپنے افضال و انعامات سے نوازا ہے۔

جماعت کا ایک طبقہ تو وہ ہے جو اپنے بچوں کی صحیح جماعتی لائنوں پر تربیت کرتا ہے اور جماعتی سطح پر ہر میدان میں وہ بچے آگے آگے بھاگنے لگ جاتے ہیں۔ اذان ہو تو اُن کو مسجد میں سکون ملتا ہے۔ سکول یا کالج کا وقت ہو جائے تو وہ تعلیمی فریضہ کو اہم سمجھتے ہیں۔ اور تعلیم سے فارغ ہو کر وہ زندگی کے جس بھی شعبہ میں کام کریں اس کے نتیجہ میں ملنے والی حلال روزی میں سے اللہ کا حصہ بغیر کسی کے کہنے کے الگ کر دیتے ہیں۔ اور اگر کسی ماہ اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے ایسا نہ کر سکیں تو سخت بے چینی محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ایک طبقہ ایسا بھی ہے کہ جنہیں بچپن میں اپنے والدین کی صحیح تربیت حاصل نہ رہی۔ اس عدم تربیت اور پھر بیرونی ماحول کے بد اثر کے نتیجہ میں وہ جماعتی تنظیموں سے بھی الگ تھلگ رہے۔ نتیجۃً ایسے لوگ جہاں دیگر جماعتی پروگراموں میں پیچھے رہتے ہیں وہاں چندوں کے معاملے میں بھی بعض دفعہ اتنے سُست ہو جاتے ہیں کہ جماعتی بجٹ میں اُن کا نام تک نہیں ہوتا۔ جماعتی تنظیموں کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے شہروں میں یا اپنے قریبی شہروں میں ایسے نوجوانوں کی تلاش کر کے انہیں آئندہ سال کے بجٹ میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

جب سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان پر نظرِ شفقت فرمائی ہے اور حضور پُر نور بنفسِ نفیس یہاں تشریف لائے ہیں ہماری جماعتی ذمہ داریاں بہت حد تک بڑھ گئی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بڑھتے ہوئے تبلیغی، تربیتی اور خدمتِ خلق کے اہم مقاصد کے لئے ہمیں پیارے آقا کی شفقت کے نتیجہ میں جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کا تعاون بھی حاصل ہے۔ لیکن حضور پُر نور کے مبارک ارشادات کی روشنی میں ہمیں بہرحال اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہوگا۔ اس وقت تک کی صورتِ حال یہ ہے کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے بعض پراجیکٹس کی تکمیل ہو چکی ہے لیکن ہم (ہندوستان کی جماعتیں) ان پراجیکٹس کو کامیابی سے چلانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ اور اس کے لئے بھی ہمیں مرکزی امداد کی درخواست کرنی پڑتی ہے۔ ہمیں نہایت سنجیدگی سے سوچنا ہوگا کہ بالآخر یہ صورتِ حال کب تک قائم رہے گی۔ ہمارے بزرگوں کی پُرانی تاریخ تو بتاتی ہے کہ ہندوستان کی جماعت ماضی میں بیرونی دُنیا کی جماعت ہائے احمدیہ کی مالی مدد کرتی رہی ہے۔ لیکن اب صورتِ حال یکسر بدل چکی ہے اور اس کے لئے ہم سب برابر کے ذمہ دار ہیں۔ جو چندہ جات اس وقت تک ہم ادا کر رہے ہیں اُن کے متعلق ہمارے پیارے آقا کا تاثر یہ ہے کہ ہندوستان میں ابھی اس سے کہیں بڑھ کر گنجائش موجود ہے۔ اس لحاظ سے یقیناً کہیں نہ کہیں ادائیگی چندہ جات کے تعلق سے سُستی موجود ہے۔ پس ہمیں اپنے نفسوں کو ٹٹولنا ہوگا۔ اپنے ضمیر کو جھنجھوڑنا ہوگا۔ اپنے دل سے فتویٰ پوچھنا ہوگا کہ کیا ہم جو خدا کی راہ میں دے رہے ہیں وہ کہیں محض ایک دھوکہ تو نہیں۔ اور اس دھوکے کے نتیجہ میں جو کچھ دے رہے ہیں کہیں وہ بھی تو ضائع نہیں ہو رہا!؟ اس بات کو کون نہیں جانتا کہ خداوند علیم و خبیر کی ہمارے پاتال تک نظر ہے۔ پھر ہماری دھوکہ دہی یا بناوٹ بھلا کس کام کی۔ اس فرمانِ خداوندی کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیئے:-

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ (البقرۃ : ۱۰)

وہ اللہ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں دھوکہ دینا چاہتے ہیں مگر (واقعہ میں) وہ اپنے سوا کسی کو دھوکہ نہیں دیتے۔ اور وہ سمجھتے نہیں۔

احبابِ جماعت متوجّہ ہوں!

نظارت بیت المال آمد کا ضروری اعلان

جیسا کہ جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے چندہ دہندگان کو علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ۳۰ر جون ۱۹۹۲ء کو ختم ہو رہا ہے۔ لہٰذا تمام چندہ دہندگان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے بجٹ کا جائزہ لیں کہ انہوں نے کس قدر رقم ادا کر دی ہے۔ اگر کسی دوست کے ذمہ حصہ آمد۔ چندہ عام۔ جلسہ سالانہ کا بقایا ہو تو وہ ۳۰ر جون سے قبل اس کی ادائیگی فرمادیں۔ جن جماعتوں کی وصولی سو فیصدی ہوگی یا جن افراد نے دورانِ سال مالی قربانی میں نمایاں حصہ لیا ہوگا اُن کے اسماء سالِ گزشتہ کی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرضِ دُعا بھجوائے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ احبابِ جماعت کے اموال و نفوس میں برکت عطا کرے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

یہ ٹھیک ہے کہ مہنگائی کا اثر ہر خاص و عام کی گھریلو زندگی پر پڑا ہے۔ لیکن جس خدا کی خاطر ہم نے اُسی کے دیئے ہوئے میں سے دینا ہے اُس نے کبھی کسی کا اُدھار نہیں رکھا۔ ارشادِ ربّانی ہے:-

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝
(البقرۃ : ۲۶۲)

ترجمہ:- جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے اس فعل) کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اُگائے۔ اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے (اس سے بھی) بڑھا دبڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت دینے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ صدقہ دینے والے کے مال کو اس قدر بڑھاتا ہے کہ اس کی راہ میں دیا ہوا ایک کھجور اجر و ثواب کے اعتبار سے ایک عظیم الشان پہاڑ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ (بخاری)

اسی ارشادِ خداوندی اور فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اُس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔"
(ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۰۳ء)

پس موجودہ مالی سال کے اپنے بجٹ اور بقایا پر غور فرمایئے اور آئندہ سال کے لئے ابھی سے عزمِ نو کیجئے! اسی میں ہماری بھلائی ہے اور اسی میں ہماری قومی زندگی اور فلاح و بقا کا راز پوشیدہ ہے۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق

منیر احمد خادم

شرح لازمی چندہ جات

چندہ عام :	ماہانہ آمد کا	1/16
حصہ آمد :	(کم از کم) ماہانہ آمد کا	1/10
چندہ جلسہ سالانہ :	ماہانہ آمد کا	1/120

خطبۂ جمعۃ المبارک

دنیا کے معاشرہ کو کمزوریوں اور برائیوں سے پاک کرنے کیلئے آپ (احمدیوں) کو مامور فرمایا گیا ہے

اپنے دفتر کے ماحول میں، اپنے کاروبار، اپنی دکان کے ماحول میں، اپنے تعلیمی ماحول میں، اپنے دوستوں کے تعلقات کے ماحول میں برائیوں کے خلاف جہاد شروع کر دیں۔

خدا آپ کی نسلوں کی حفاظت فرمائے گا اور آپ کا فیض اس صدی کے آخری کنارے تک پہنچے گا۔!

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۲۴ر شہادت (اپریل) ۱۳۷۱ ہش / ۱۹۹۲ء بمقام مسجد فضل لندن

نوٹ: مکرم منیر احمد صاحب جاوید کا مرتب کردہ خطبہ جمعہ ادارۂ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ (ادارہ)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۂ ھود کی درج ذیل آیات تلاوت فرمائیں۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۚ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۞ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۞ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِى الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۔

(سورہ ھود آیات ۱۱۵ تا ۱۱۷)

بعد ازاں حضور انور نے فرمایا:-

یہ آیات کریمہ جن کی میں نے تلاوت کی ہے ان سے متعلق کچھ بیان کرنے سے پہلے اپنے ایک گذشتہ خطبہ کے حوالے سے ایک تصحیح کرنی چاہتا ہوں۔ میں نے ۳ اپریل کے خطبہ میں اپنی اہلیہ آصفہ بیگم کی تاریخ پیدائش ۱۸ جنوری ۱۹۳۶ء بیان کی تھی اور حوالہ یہ دیا تھا کہ ان کے پہلے پاسپورٹ میں یہ تاریخ درج ہے میں نے جا کر دیکھا تو واقعۃً یہی تاریخ پاسپورٹ پر درج ہے۔ لیکن پاسپورٹ پر اندراج میں غلطی ہوئی ہے۔ کیونکہ اب مجھے چھوٹی آپا حضرت سیدہ ام متین نے پرانے الفضل دیکھ کر وہاں سے حوالہ بھیجا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں سن بھی اور تاریخ بھی غلط درج تھی۔ ان کی پیدائش ۱۸ جنوری ۱۹۳۶ء کو نہیں بلکہ ۱۶ جنوری بروز بدھ ہوئی تھی یعنی ۱۵ اور ۱۶ کی درمیانی رات کو جبکہ ۱۶ کی تاریخ شروع ہو چکی تھی اسی طرح تاریخ شادی میں بھی غلطی ہو گئی تھی میں نے کہا تھا کہ مجھے یاد نہیں ہے لیکن غالباً ۱۷ اپریل ۔ وہ بھی درست نہیں ہے حضرت چھوٹی آپا نے الفضل دیکھ کر بتایا ہے ۸ تاریخ کو ربوہ سے بارات لاہور کے لئے روانہ ہوئی تھی۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں یہ بارات گئی تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بوجہ بیماری خود شرکت نہیں فرما سکے تھے۔ اور ۹ر دسمبر کو پھر کے روز لاہور میں شادی ہوئی اور پھر اسی روز وہاں سے واپسی ہوئی پس یہ دو تاریخیں درست کرنے والی جیسی معمولی باتیں ہیں لیکن چونکہ یہ خطبات تاریخ کا حصہ بننے والے ہیں اس لئے ان میں غلطی خواہ چھوٹی ہی کیوں نہ ہو اس کی تصحیح ساتھ ساتھ ہوتی رہنی چاہیئے۔

آج میں نے جو آیات کریمہ تلاوت کی ہیں یہ وہ آیات ہیں جو پہلے بھی تلاوت کی جا چکی ہیں پہلے تقریباً پورا موضوع بیان کرنے سے تلاوت کیا تھا۔ پہلی آیت یعنی۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۔ اگرچہ زیر بحث آ چکی ہے لیکن آج اس آیت سے دوبارہ تلاوت اس لئے شروع کی کہ مجھے جمعہ کے بعد یہ بتایا گیا کہ زُلَفًا کی بجائے میں زُلْفًا پڑھ گیا تھا جہاں تک اس کی تصحیح کا تعلق ہے وہ تو کیسٹ میں کر دی گئی تھی اور جماعتوں کو مطلع بھی کر دیا گیا تھا لیکن آج اس بات کو دہرانے کا مقصد اور ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے اس سلسلہ میں مزید تحقیق کی قرآن کریم میں یہ لفظ جس طرح مستعمل ہوا ہے اُن جگہوں کو دیکھا۔ اور لغت کے حوالے سے مزید غور کیا کہ زُلْفًا اور زُلَفًا میں کیا فرق ہے قرآن کریم میں لفظ زُلْفٰی مثلاً ۔ ی کی کھڑی زبر کے ساتھ ۔ چار مرتبہ استعمال ہوا ہے اور ہر جگہ اس کا معنی قرب ہے لیکن زُلَفًا لفظ کی لغت کا جب میں نے مستند کتب سے جائزہ لیا تو ایک ایسا امر سامنے آیا جو ایک بہت قیمتی چھپا ہوا موتی تھا جسے اس آیت کے ضمن میں بیان ہونا چاہیئے تھا لیکن وہ نظر سے اوجھل ہو گیا اور میں نے سوچا کہ

بعض غلطیوں سے بھی اللہ تعالیٰ بہت سی برکتیں نکال دیتا ہے

اور خدا تعالیٰ کی حکمتیں بہت باریک ہیں۔

پہلے میں آپ کے سامنے مختصراً لغوی بحث رکھتا ہوں۔ قرآن کریم کی اس آیت میں لفظ زُلَفًا کا جو مصدر استعمال ہوا ہے وہ ہے زَلْفًا و زُلْفًا و زَلِيْفًا یہ تین مصادر آتے ہیں اور ان مصادر میں کہیں بھی ف کلمہ یعنی "ز" پر ضمہ یعنی پیش نہیں ہے مثلاً زَلْفًا و زَلَفًا و زَلِيْفًا اور زُلَفًا کا لفظ مصدر میں یہاں استعمال نہیں ہوا۔ لیکن اس مصدر سے ایک اور اشتقاق ہوا ہے یعنی اس سے مشتق ایک اور لفظ ہے اور وہ ہے اَلزُّلْفَةُ زلف اور اس آیت کریمہ میں جو لفظ زُلَفًا استعمال ہوا ہے۔ وہ اسی زُلْفَة سے لیا گیا ہے۔ اسی سے آگے پھر زُلَفًا بنتا ہے۔ جو قابل ذکر بات تھی وہ یہ تھی کہ میں اس مضمون کے متعلق یہ رجحان رکھتا تھا کہ اس آیت میں لفظ زُلَفًا صرف رات کے ٹکڑے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ قرب الٰہی کے طور پر بھی استعمال ہوا ہے کیونکہ لفظ زُلْفٰی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اس میں قرب کے معنی ہیں رات کے معنی نہیں ہیں (زلف ی کھڑی الف سے جو زلفی لفظ ہے اس میں قرب کے معنی ہیں اور رات کے معنی نہیں ہیں) اسی طرح اور مصادر میں بھی قرب کے معنی ہیں اور رات کے معنی نہیں مثلاً میں جو اصل مصدر زَلْفًا و زُلْفًا و زَلِيْفًا ہے اس میں قربت اور کسی سے دوستی چاہنا اس کے قریب ہو جانے کے معنی تو ہیں مگر رات کے معنی نہیں لیکن اس سے جو مشتق ہوا ہے زُلْفَةً اس میں خدا تعالیٰ کا یہ عجیب تصرف ہے کہ رات کے معنی بھی ہیں اور قربت کے معنی بھی ہیں اور یہ دونوں معنے یہاں اکٹھے ہو گئے ہیں پس قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کا یہ کرشمہ ہے کہ ان تمام لفظوں میں سے وہ لفظ اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا جس میں محض رات کے ٹکڑے کے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ

کے قریب ہونے کے معنے بھی پائے جاتے ہیں اور یہ مضمون ویسے ہی ہے جیسے وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا۔ (سورہ بنی اسرائیل : ۸۰) میں بیان ہوا ہے کہ رات کو اُٹھ کر اگر تم نوافل پڑھو گے اور تہجد پڑھو گے تو یہ ایک بہت ہی اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہیں پیار عطا ہوگا اور مقام محمود عطا ہوگا۔ پس اس آیت کے اب یہ معنیٰ بنیں گے۔ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ ۔ نماز کو قائم کرو عبادت کیا کرو دن کے دونوں کناروں کے وقت یعنی صبح بھی سورج نکلنے کے بعد دن کے پہلے حصہ میں بھی اور سورج غروب ہونے سے پہلے دن کے آخری حصے میں بھی وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اور رات کے کسی حصہ میں بھی لیکن زُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ میں کسی حصے سے زیادہ معنے پائے جاتے ہیں کیونکہ زُلَفًا کا مطلب رات کا وہ حصہ بھی ہے جو دن کے ساتھ لگا ہوا ہو اور دونوں طرف زُلَفًا کا لفظ اطلاق پاتا ہے۔ تو مُراد یہ ہے کہ دن کے دونوں کناروں پر بھی، ابھی دن ہو تو نماز پڑھا کرو۔ عبادت کیا کرو اور رات کے دونوں کناروں پر بھی یعنی ان کناروں پر جو دن سے ملتے ہیں عبادت کیا کرو اور زُلَفًا کا الگ آزاد معنیٰ یہ ہوگا کہ رات کے کسی حصہ میں اُٹھ کر الگ عبادت بھی کیا کرو تو پانچوں وقت کی ساری نمازیں اور ان کے اوقات اس آیتِ کریمہ میں بیان ہو گئے اور

زُلَفًا میں ہمیں یہ مزید معنیٰ ملے

کہ اگر تم رات کو اُٹھ کر خدا کی عبادت کرو گے تو تمہیں قربِ الٰہی عطا ہوگا۔ ایسا قربِ الٰہی جو عام نمازوں سے بڑھ کر ہے اور یہ نماز تمہیں اپنے رب کے قریب تر کر دے گی پس اس مزید اضافی تشریح کے ساتھ اب میں اگلی آیت کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کیونکہ اس آیت کریمہ کے دوسرے پہلوؤں پر گزشتہ خطبہ میں گفتگو ہو چکی ہے۔

وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ صبر سے کام لے کیونکہ اللہ تعالیٰ محسنین کا اجر ضائع نہیں فرماتا محسنین کون لوگ ہیں؟ اس کا ایک تعلق نماز سے بھی ہے اور چونکہ نماز کی بات ہو رہی ہے اس لئے سب سے پہلے نماز سے تعلق رکھنے والے معنیٰ بیان ہونے چاہئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے محسن کی یہ تعریف فرمائی کہ جو اس طرح عبادت کرے گا کہ گویا وہ خدا کو دیکھ رہا ہے اور اگر وہ ایسی عبادت کے مقام پر ابھی فائز نہیں ہوا اُسے یہ مرتبہ حاصل نہیں ہوا کہ اس طرح اللہ کی عبادت کرے کہ گویا خدا کو سامنے دیکھ رہا ہو تو کم سے کم اتنا تو کرے کہ یہ احساس بیدار رکھے کہ خدا اُسے دیکھ رہا ہے اور ساری عبادت کے وقت اس کے ذہن پر یہ ایک تصور مستولی ہو اور یہ بات طاری ہو کہ میں خدا کے حضور کھڑا ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ یہ محسن ہے جو ایسی نماز ادا کرتا ہے تو اس آیت کریمہ میں پہلے فرمایا کہ وَاصْبِرْ پھر فرمایا إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ کہ یقیناً اللہ تعالیٰ محسنین کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

صبر کا جہاں تک تعلق ہے اس کے مختلف معانی آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے ثابت ہیں عام غم کی حالت میں انسان خدا کی خاطر برداشت کرتا ہے اور حوصلہ نہیں چھوڑتا اسے بھی صبر کہا جاتا ہے نیکی نیکیوں کے ساتھ چمٹ جانے کو بھی صبر کہا جاتا ہے۔ مضبوطی سے نیکی پر ڈٹ جانا اور اس پر قائم ہو جانا اسے صبر کہتے ہیں صبر کا اس مضمون سے کیا تعلق ہے پہلے میں یہ بیان کردوں پھر محسنین کے تعلق میں اگلی بات بیان کروں گا۔

نیکی کے دو کنارے ہیں ایک وہ جب انسان نیکی میں داخل ہوتا ہے اس وقت نیکی پر انسان کو دوام حاصل نہیں ہو جاتا۔ بلکہ نیکی کو اختیار کرنے میں کچھ محنت کرنی پڑتی ہے۔ جدّوجہد کرنی پڑتی ہے۔ نیکی عقل کے لحاظ سے تو اچھی لگتی ہے۔ لیکن عادت اور مزاج کے لحاظ سے مشکل معلوم ہوتی ہے اور جہاں بھی مشکل اور تکلیف کا مضمون ہوگا وہیں صبر کا مضمون ہوگا پس صبر کی اس لئے ضرورت پڑتی ہے کہ ایک شخص اگر نئی نئی نماز شروع کرے یا نیا نیا سچ بولنا شروع کرے یا نیا لین دین میں معاملہ صاف رکھنے کی کوشش کرے تو شروع میں اُسے بہت دقت پیش آتی ہے نماز کے لئے اٹھنا۔ اور اس پر قائم ہونا بھی مشکل سچ بولنا بھی مشکل اور معاملات صاف کرنا بھی مشکل۔ غرضیکہ ہر نیکی میں یہ ایک لازمہ ہے کہ نیکی کی ابتداء میں انسان دقت محسوس کرتا ہے۔ تکلیف اٹھانی پڑتی ہے اس لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے صبر کا یہ معنیٰ کیا کہ نیکی سے چمٹ جائے کسی حالت میں اُسے چھوڑے نہیں اور جب نیکی اس سے آگے ترقی کر جاتی ہے تو پھر وہ احسان میں داخل ہو جاتی ہے۔ ہر نیکی انسان کو احسان کی طرف لے جاتی ہے اور اسوقت نیکی میں ایک لطف پیدا ہو جاتا ہے محسن کا ایک یہ معنیٰ بھی ہے کہ اپنے فعل کو زیادہ خوبصورت بنانے والا۔ پس عبادت کے لحاظ سے محسن کا مطلب ہے وہ شخص جو عبادت کرتے وقت گویا خدا کو دیکھ رہا ہو اور آمنے سامنے اس سے گفتگو کر رہا ہو اور دوسرا معنیٰ یہ ہے کہ اگر یہ نہیں تو کم سے کم حاضر باش رہے یہ خیال ہمیشہ اُسے دامن گیر رہے کہ میں سب سے اعلیٰ اور اجلّ ہستی کے سامنے کھڑا ہوں اور اس حضوری کے جو تقاضے ہیں، جو ادب اور احترام اس احساس کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے وہ اس کی عبادت اور اس کی حرکات وسکنات میں پیدا ہو جائے۔ محسن کا تیسرا مطلب ہے کسی چیز کو خوبصورت بنانے والا پہلے سے بہتر کر دینے والا کسی چیز میں حسن داخل کرنے والا پس وہ لوگ جو نیکی پر صبر سے قائم ہو جاتے ہیں انکی نیکی پھر حسین ہو جاتی ہے اس میں دلکشی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ نیکی محض جبر سے نہیں کرتے۔ بلکہ اس کی محبت میں کرتے ہیں نیکی کے ساتھ ایک لطف وابستہ ہوتا ہے جو ابتداء میں حاصل نہیں ہوا کرتا۔ کچھ عرصے کے تجربہ کے بعد اس میں سے وہ حُسن پھوٹتا ہے اور نیکی سے محبت پیدا ہو جاتی ہے تو صبر کے بعد محسن کی تعریف پھر یہ ہوئی کہ وہ لوگ جو نیکیاں اختیار کرتے ہیں اور صبر سے مستقل مزاجی کے ساتھ کوشش کے ساتھ، باوجود اس کے کہ دل مائل نہ ہو وہ اس نیکی کو مضبوطی سے پکڑ لیتے ہیں اور پھر کسی حالت میں اس کو چھوڑتے نہیں رفتہ رفتہ ان کی نیکیوں میں سے ایک حُسن پھوٹتا ہے اور ان نیکیوں میں ایک نور پیدا ہو جاتا ہے اور ایک دلکشی پیدا ہوتی ہے پس وہ نیکیوں سے جبر کے ساتھ نہیں بلکہ محبت کے نتیجے میں تعلق رکھنے لگ جاتے ہیں اور وہ نیکیاں بغیر کسی کوشش اور بغیر جدوجہد کے ان کی زندگی کا مستقل حصہ بن جاتی ہیں ایسی حالت میں جب نماز داخل ہو تو پھر وہ محسنین کی نماز بنتی ہے ایسی حالت میں انہیں دیدار نصیب ہوتا ہے اور حسن کے دیدار سے زیادہ اور کسی چیز میں لذت نہیں پس اس کے معنیٰ یہ ہوں گے کہ صبر کے ساتھ نماز ادا کرنے والے اگرچہ آغاز میں انہیں نماز کے مزے نہ بھی آتے ہوں تو بھی اس یقین کے ساتھ کہ یہ اچھی چیز ہے اس سے چمٹے رہتے ہیں پھر

نماز میں ایک حُسن پھوٹتا ہے

اور اس کے نتیجہ میں پھر خدا تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوتا ہے اور وہ کیفیت پیدا ہوتی ہے جس کا آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ذکر فرمایا کہ وہ خدا کو اپنے سامنے دیکھنے لگ جاتے ہیں اور اسی میں نماز کی اصل لذت ہے اور اس سے پہلے کا مرتبہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو خدا کے سامنے کھڑا ہوا محسوس کرنے لگ جاتے ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اعلیٰ مرتبہ کو پہلے بیان فرمایا کہ یہ مقصود ہونا چاہیئے اور بیچ کی منزل کو بعد میں بیان فرمایا جس میں سے ہر محسن ضرور گزرتا ہے پس جب نمازیں جاگ اُٹھتی ہیں اور ان میں روشنی پیدا ہوتی ہے تو پہلے ان کے اندر اپنا ایک ذاتی حسن پیدا ہوتا ہے پھر خدا تعالیٰ کے قرب کا احساس نمایاں ہو جاتا ہے اور نماز کے ہر حصہ پر غالب آجاتا ہے اس قرب سے پھر دیدارِ الٰہی پھوٹتا ہے اور نمازی کو اپنا محبوب خدا اپنے سامنے کھڑا ہوا دکھائی دیتا ہے سجدہ کرتا ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ خدا کے قدموں میں سجدہ کر رہا ہے اور یہ نماز کی وہ لذت ہے جس کے متعلق فرمایا کہ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ کہ یاد رکھو! اللہ احسان کرنے والوں کے اجر کو کبھی ضائع نہیں کرتا پس جو لوگ دعوت الی اللہ اس طریق پر کریں جیسے طریق پر قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے اور عبادت اور نیکیوں کے ساتھ ایسا تعلق قائم کریں جیسا کہ اس آیت کریمہ میں مذکور ہے تو بالآخر وہ ضرور کامیاب ہوں گے اور صبر کے یہ بھی معنیٰ ہیں کہ اپنے نیک انجام پر یقین رکھیں

اگر یہ یقین نہ ہو تو صبر آ ہی نہیں سکتا۔ حقیقی صبر اُسی کو نصیب ہوتا ہے جو خدا پر ایمان لاتا ہے اور آخرت پر ایمان لاتا ہے۔ کیونکہ آخرت اچھے انجام کی خبر دیتی ہے۔ دنیا میں کوئی کتنی ہی تکلیفوں میں سے گذر رہا ہو یا اس کا کوئی قریبی گذر رہا ہو جب دل میں یہ کامل یقین جاگزیں ہو کہ بالآخر ان تکلیفوں سے چھٹکارا ہی نصیب نہیں ہونا۔ بلکہ اس سے بہت بہتر حالت عطا ہوگی جو دنیا کی سب تکلیفوں کے مقابل پر اتنی عظیم الشان نعمت ہوگی کہ سب تکلیفیں بھول جائیں گی تو اس کے نتیجہ میں صبر عطا ہوتا ہے صبر کا یقین سے ایک بہت گہرا تعلق ہے تو فرمایا کہ جب نماز کو پکڑو یا نیکیوں کو پکڑو تو دل میں یہ کامل یقین ہونا چاہیئے کہ بالآخر یہ نیکیاں یا یہ عبادتیں تمہیں نیک انجام تک پہنچائیں گی اور اگر تم ایسا کرو گے تو یاد رکھو خدا تعالےٰ بھی ایسا ہی سلوک تم سے فرمائیگا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ اللہ تعالےٰ ہرگز کبھی بھی احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں فرمایا کرتا۔ پھر فرمایا۔ فَلَوْلَا کَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِکُمْ اُولُوْا بَقِیَّۃٍ یَّنْھَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّنْ اَنْجَیْنَا مِنْھُمْ کے کاش ایسا ہوتا۔ ایسا کیوں نہ ہُوا فَلَوْلَا کَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ کہ پرانے لوگوں میں سے، پرانی بستیوں میں سے، پرانی قوموں میں سے جو تم سے پہلے گذریں ایسے عقل والے لوگ کیوں نہ پیدا ہوئے کہ جو فساد سے روکتے اور زمین کو فساد سے پاک کرنے کی کوشش کرتے اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّنْ اَنْجَیْنَا مِنْھُمْ ہاں چند ایسے لوگ تھے جو مستثنیٰ تھے۔ پہلے لوگوں میں سے بھی ایسے تھے جن کو خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی کہ وہ فساد کو دور کرنے کی کوشش کرتے رہے اور اس کے نتیجہ میں پھر اللہ تعالےٰ نے ان کو نجات بخش دی۔ وَاتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِیْہِ وَکَانُوْا مُجْرِمِیْنَ لیکن وہ لوگ جنہوں نے ظلم کی راہ اختیار کی انہوں نے کس چیز کی پیروی کی فرمایا وَاتَّبَعَ۔۔ مَآ اُتْرِفُوْا فِیْہِ ان لوگوں نے ان آسائشوں کی پیروی کی جو خدا تعالیٰ نے ان کو عطا کی تھیں یا مضمون یوں ہے کہ مَآ اُتْرِفُوْا فِیْہِ جو ان کو میسر آئیں یا ان کو دی گئی تھیں یعنی نعمت کی زندگی، آسائش کی زندگی عیش وعشرت کی زندگی، ان چیزوں کو انہوں نے ترجیح دی وَکَانُوْا مُجْرِمِیْنَ اور وہ مجرم بن گئے یا مجرم تھے۔

اس آیت میں جو تدریج بیان ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مجرم بننا ظَلَمُوْا کے نتیجہ میں ہُوا۔ اور ظَلَمُوْا کی تشریح یہ فرمائی کہ وہ آسائشوں کے پرستار ہو گئے آسائشوں کی پیروی کرنے والے ہو گئے دنیا کی لذتوں کے لئے وقف ہو گئے۔ اس سے پہلے بھی لفظ ظَلَمُوْا ان آیات میں گذرا ہے جو میں پہلے تلاوت کر چکا ہوں۔ فرمایا وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ ان لوگوں کی طرف ہرگز نہ جھکو جن کی طرف تمہارا کوئی میلان نہ ہو جو ظالم ہو گئے اب اس آیت میں ظلم کی تشریح فرمادی ہے کہ ہم نے جو تمہیں خبردار کیا ہے کہ ظالموں کے قریب بھی نہ ہونا اُن کی طرف جھکنا نہیں تو ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ یہاں اس مضمون میں ظلم سے کیا مُراد ہے۔

اس مضمون کے تعلق میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ظلم سے یہ مُراد ہے کہ انسان دنیا کی لذتوں میں کھویا جائے اور ان کی پیروی کو اپنا مقصود اور مطلوب بنا بیٹھے دنیا کی لذتیں اور آسائشیں ان کا مقصود اور قبلہ بن جائیں اور اپنے دین کا یہ قبلہ بن جاتی ہیں فرمایا ان کی طرف کوئی میلان نہیں ہونا چاہیئے ان کی طرف کوئی جھکاؤ نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو یاد رکھو کہ ظالم ہی ایسا کرتے ہیں۔ اور جب ظالم ایسا کرتے ہیں تو خدا کے حضور مجرم کے طور پر حاضر ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے۔ یا ہوگا اس کے متعلق آگے پھر تفصیل سے بیان فرمایا گیا ہے۔

اس میں

جماعت احمدیہ کے لئے بہت ہی گہری نصیحت

پس اس زمانے میں ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں بہت کام دینے والی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب کل عالم میں تبلیغ کا منصوبہ بنایا تو اس کے ساتھ تحریک جدید کا اعلان فرمایا۔ اور تحریک جدید صرف مالی قربانی کا نام نہیں جس کے نتیجہ میں ساری دنیا میں تبلیغ ہوتی تھی۔ بلکہ تحریک جدید اُس پروگرام کا نام ہے جس کے نتیجہ میں احمدیوں کو یہ تلقین کی گئی کہ عمدًا آسائشوں سے روگردانی کرو اور دنیا کی لذتوں میں غرق نہ ہو جہاں تک ممکن ہے، توفیق ہے سادہ زندگی اختیار کرو اور عیش وعشرت کی دنیا کو چھوڑ دو اور اپنی تمام تر توجہات خدمت دین کی طرف مائل کر دو۔ تو لَا تَرْکَنُوْٓا میں جو نصیحت قرآن کریم نے فرمائی ہے وہ یہ ہے ظالموں کی طرف نہ جھکو حضرت مصلح موعود رضی کا جو پروگرام تھا وہ محسنین کی طرف جھکنے کا پروگرام تھا اور اس آیت کا جو مثبت نتیجہ نکلتا ہے اسی کا وہ پروگرام تھا کہ یہ نہ کرو تو پھر کیا کرو فرمایا محسنین کی طرف جھکو اور اس کے متعلق ایک تفصیلی پروگرام دیا گیا۔

آجکل جو مغربی معاشرہ ہے اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ دنیا کی لذتوں کی طرف بُلانے والا معاشرہ ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اس پہلو سے اب مغرب اور مشرق میں کوئی تمیز نہیں رہی۔ پاکستان میں بھی مادہ پرستی کے اسی طرح ابتلاء ہیں جیسے مغرب میں ہیں۔ ہندوستان میں بھی ویسے ہیں جیسے مغرب کے دوسرے ممالک میں ہیں چین اور جاپان دوسرے ایشیائی ملک جس طرف بھی آپ نظر ڈالیں سب میں یہی بلا قوموں کو کھاتی ہوئی دکھائی دے گی کہ دنیا کی لذتیں اور ان کا تتبع اور ان کی طرف دوڑنا اور پاگلوں کی طرح عیش و آرام کی زندگی کے طلبگار ہو جانا اور اسی کے لئے وقف ہو جانا یہ آج قومی رجحانات کا خلاصہ ہے خواہ مغرب کی دنیا ہو یا مشرقی دنیا ہو اس پہلو سے سب برابر ہو چکے ہیں اور یہی وہ بڑی مصیبت ہے جس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کی رفتار پر نہایت ہی مضر اثر پڑ سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ خواہ مغربی معاشرے میں نبرد آزما ہو یا مشرقی معاشرے میں نبرد آزما ہو یعنی جہاد میں معروف ہو جماعت کا وہ حصہ جو تنعم کی زندگی کو اپنا قبلہ بنا لیتا ہے سوسائیٹی کی طرف دوڑتا ہے اور سوسائیٹی کی رنگینیوں کو دین کی سادگی پر فوقیت دیتا ہے اور ترجیح دیتا ہے وہ حصہ عملاً جماعت سے کٹنا شروع ہو جاتا ہے اور نیک کاموں میں وہ ممد اور مددگار رہنے کی اہلیت نہیں رکھتا دل میں اگر نیکیاں ہیں بھی تو جن کا قبلہ دنیا ہو جائے، جن کی زندگی کا مقصود عیش وطرب ہو اُن کے لئے نیک کام کرنے کی صلاحیت باقی نہیں رہتی اور دو طرح کے نقصان ہوتے ہیں۔

اوّل یہ کہ ساری جماعت ساری دنیا میں جہاد میں مصروف ہے اور کہیں دعوت اِلَی اللّٰہ کے پروگرام بیان کئے جا رہے ہیں۔ کہیں خدمت خلق کے پروگرام بیان کئے جا رہے ہوں۔ کہیں دنیا کے بڑے بڑے عظیم ممالک کو فتح کرنے کے منصوبے پیش کئے جا رہے ہوں تو وہاں یہ حصہ جس کا دنیا کی طرف رجحان ہو جاتا ہے اوّل تو ایسے مواقع پر حاضر ہی نہیں ہوتا جہاں یہ نیک نصیحتیں کی جاتی ہیں۔ یہ جمعوں سے دور ہو جاتے ہیں۔ جماعت کی مجالس سے دور ہو جاتے ہیں ان کی اولادیں، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ اور ان کی بچیاں لجنات سے رفتہ رفتہ کنارہ کش ہونے لگ جاتی ہیں اور ان میں اور جماعت کے نیک کاموں میں فاصلے پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور اس کا بالآخر یہ نقصان پہنچتا ہے کہ صرف ان کا حال ہی ہاتھ سے نہیں جاتا۔ بلکہ ان کی آئندہ نسلیں ہاتھ سے نکل جاتی ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے بچے پھر اپنے والدین کے مقابل پر جماعت سے بہت زیادہ دور ہٹ جاتے ہیں کیونکہ والدین نے کم سے کم نیک لوگوں کی گود میں پرورش پائی ہوتی ہے ایسی جو نسلیں میرے پیش نظر ہیں ان میں اکثر وہ بڑے لوگ ہیں جن کے آباؤ اجداد صحابہ رضی یا صحابہ نہیں بھی تھے تو بزرگ تابعین تھے اور بہت ہی پاکیزہ لوگ تھے نیک متقی اور نیک عمل کرنے والے اور ان کو مل کر ہی انسان کے دل میں نیکی کی ایک بشاشت پیدا ہوتی تھی ایسے لوگوں کو انہوں نے اپنے گھروں میں چلتے پھرتے دیکھا ہُوا ہے وہ اب موجود نہ بھی رہے ہوں تو ان کی نیکی کا یہ اثر ضرور ان کے دل میں جاگزیں ہو چکا ہے کہ احمدیت سچی ہے اور احمدیت کے نتیجہ میں خدا ملتا ہے لیکن دنیا داری کی حرص اور عیش وطرب کی لالچ نے احمدیت سے تعلق منقطع کر دیا۔ لیکن ایمان بہرحال موجود ہے جن بیچارے بچوں نے یہ کمزور ہوئے ماں باپ دیکھے اور ان کے آباؤ اجداد نہیں دیکھے ان کے دل پر وہ اثر بھی باقی نہیں رہا۔ جو اس پہلی نسل کے دل پر باقی تھا۔ ایمان میں بھی کمزوری آگئی۔

اپنے ماں باپ کو انہوں نے دنیا کے عیش و عشرت میں اور اس عیش و عشرت کی تلاش میں سرگرداں دیکھا ہے اور دنیا کی لذتوں کی طرف دوڑتا ہوا دیکھا ہے۔ تو اس سے ان کو ایمان کا تو کوئی پیغام نہیں ملا۔ احمدیت کی سچائی کا جو پیغام ملا ہے وہ ایک لفظی سا پیغام ہے اور نیک اثر کے نتیجہ میں ان کے دلوں پر جاگزیں نہیں ہُوا، نقش نہیں بنا۔ اس لحاظ سے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی آئندہ نسلوں کو بھی تباہ کر جاتے ہیں اور وہ نسلیں پھر اور دور ہٹ جاتی ہیں۔ شروع میں احمدیت کے نام کی شعر رہتی ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ انہیں امیری کے ابتلاء کے ذریعہ آزماتا ہے۔ تو پھر وہ بیچارے بدنصیب خاندان سمٹتے سمٹتے جماعت سے بالکل ہی تعلق توڑ بیٹھتے ہیں۔ ایسی بہت سی نسلیں ہیں جن کا مختلف وقتوں میں مجھے جائزہ لینے کا بھی موقعہ ملا اور افراد و شمار اکٹھے کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ مختلف وجوہات سے ایسا ہوا لیکن ایک بڑا ابتلاء دنیا پرستی کا ابتلاء تھا جس نے جماعت کے بہت سے خاندانوں کو رفتہ رفتہ جماعت سے کاٹ دیا اور اگر جماعت میں رہے بھی تو ایک نیم جان کی سی حالت میں، نہ زندوں میں نہ مردوں میں اور آئندہ نسلیں پھر ان کی بالکل ختم ہو گئیں جو موجودہ نسل ہے جو اللہ کے فضل سے اسوقت اخلاص میں ترقی کر رہی ہے اور۔

میں نے اپنے تجربے سے دیکھا ہے

جہاں تک بھی خدا تعالیٰ نے مجھے جماعت سے رابطے کی توفیق بخشی ہے۔ میں خدا کے فضل سے یہ گواہی دے سکتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے چھوٹے بڑے مرد اور عورتیں سب ہی رفتہ رفتہ دین میں ترقی کر رہے ہیں اور ان کی جماعت احمدیہ اور اس کے عقائد سے محبت بڑھتی چلی جا رہی ہے اور تعلق مضبوط ہو رہا ہے۔ بہت سے ایسے نوجوان بھی تھے اور بڑے بھی جو کنارے تک پہنچے ہوئے تھے۔ وہ رفتہ رفتہ واپس آ رہے ہیں اور ایک نیا ولولہ پیدا ہو رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نئی صدی کے سر پر آپکو رکھنے کی یہ جزاء دی ہے کہ اپنی طرف سے آپ کے قدم مضبوط کر دیئے ہیں اور آپ کو خدا تعالیٰ گھیر کر جماعت کے دل کی طرف واپس لا رہا ہے تاکہ آپ آئندہ دنیا کے لئے دل بن جائیں اور مرکزی کردار ادا کریں اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اسی طرح نمونہ بنیں جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت کی نسل آج تک ہمارے لئے ایک نمونہ ہے اور ہمیشہ نمونہ بنی رہے گی۔

پس یہ وہ مضمون ہے جسے میں اچھی طرح ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ مشرق میں ہوں یا مغرب میں، جیسا کہ قرآن کریم نے نصیحت فرمائی ہے دنیا کی لذتوں سے اس حد تک لازماً روگردانی کرنی ہوگی کہ آپ کا دل گواہی دے کہ آپ ایک سرسری سی نظر سے ان باتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے ہو بیٹھنے کے لئے نہیں خدا تعالیٰ نے دنیا میں جو نعمتیں پیدا کی ہیں وہ مومن کے لئے ہیں اور ان میں کوئی شک نہیں کہ ہر نعمت جو پاک ہو وہ مومن کے لئے ہے اس سے کنارہ کشی کرنے کی تعلیم نہیں ہے نعمتوں کی طرف دیکھنے کو حرمت کی تنبیہ فرمایا گیا ہے کہ تمہارا قبلہ اور مقصود دنیا کی نعمتیں نہ بن جائیں ورنہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ نعمتیں تو ہم نے مومنوں کے لئے پیدا کی ہیں اس دنیا میں بھی اور آخری دنیا میں تو خالصۃً مومنوں کے لئے ہوں گی پس جہاں تک نعمتوں کا تعلق ہے ان سے استفادہ کرنا منع نہیں لیکن عیش و طرب یعنی نعمتوں کا غلط استعمال اور پھر نعمتوں کی طرف غلط رجحان یہاں تک کہ وہ زندگی کا مقصود بن جائیں اور ان کے بغیر انسان سمجھے کہ میری ساری عمر ضائع ہو گئی یہ باتیں غلط ہیں اس جد و جہد کو آسان کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے وہ تعلیم فرمائی کہ صبر کرو اور یاد رکھو کہ اگر تم محسن بن جاؤ گے تو تمہارا کوئی عمل ضائع نہیں جائے گا پس صبر کے ایک اور معنی بھی اس صورت حال پر اطلاق پا رہے ہیں کہ دنیا طلبی سے روگردانی کے وقت بھی صبر کرنا پڑتا ہے اور جب آپ مضبوطی سے صبر پر قائم ہو جائیں گے تو اس صبر سے بھی ایک حُسن پھوٹے گا معاشرتی لحاظ سے وہ حُسن کیا ہے یہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔

دنیا کی جو لذتیں ہم مثلاً مغرب میں دیکھ رہے ہیں وہ خاندان خواہ احمدی ہوں، غیر احمدی ہوں، مسلمان یا غیر مسلم عیسائی غیرہ یا دہریہ، سارے خاندان اس پہلو سے یکجائی صورت میں میرے پیش نظر ہیں جو لوگ دنیا طلبی کے پیچھے پڑ جاتے ہیں ان کی زندگی سے سکون اُٹھ جاتا ہے ان کے گھروں سے امن اُٹھ جاتا ہے ان کے ہاں کسی چیز کی حفاظت کی کوئی ضمانت نہیں رہتی۔ معاشرہ دن بدن دکھوں میں مبتلا ہوتا چلا جاتا ہے اور ایک ایسا موقعہ آتا ہے کہ نہ بیٹی باپ کی ہے نہ باپ بیٹی کا نہ بیٹا ماں کا ہے نہ ماں بیٹے کی بہن بھائی سے جدا ہو جاتی ہے اور اس طرح اس گھر میں اکٹھے رہتے ہیں جیسے کچھ جانور اتفاقاً ایک جگہ اکٹھے کر دیئے گئے ہوں ان کی معیشت اکٹھی ہو گئی ہے لیکن صرف کچھ عرصے کے لئے اور جب ذرا بڑے ہوتے تو پھر جس طرح کبوتر چونچیں مار کر اپنے چھوٹے بچوں کو جب وہ ذرا سی الگ ہونے کی صلاحیت اختیار کر لیتے ہیں تو گھونسلے سے باہر نکال دیتا ہے اسی طرح آجکل کی مغربی دنیا میں بہت سی جگہ بچوں سے یہ سلوک ہوتا ہے جرمنی میں خصوصیت سے بعض جرمن احمدیوں نے میرے سامنے بعض واقعات بیان کئے مجھے تو یقین نہیں آتا تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے لیکن انہوں نے کہا کہ یہ تو روز مرہ کی بات ہے بیٹا بڑا ہوا تو اس کے بعد وہ اپنے گھر میں اپنے رہنے کا بل ادا کرنا شروع کر دیتا ہے اور اسی طرح اگر باپ بعد میں آکر اس کے پاس ٹھہرے تو باپ اس کو اپنا بل دے گا۔

وہ جو

ایک خاندان کی اعلیٰ قدریں

ہیں اور ایک دوسرے کے لئے ایثار اور قربانی کی اور ایک دوسرے کی ذمہ داریوں کی وہ ساری قدریں قصۂ پارینہ بن چکی ہیں اور ماضی کی بات ہو چکی ہے اور نتیجہ یہ ہے کہ پھر ایک دوسرے کے ساتھ سختی ہے ایک دوسرے کے ساتھ احسان کا تو کیا سوال عدل بھی باقی نہیں رہتا اور کئی مستثنیٰ بھی ہیں میں خود ایسے خاندان بھی جانتا ہوں، انگلستان میں بھی اور جرمنی میں بھی اور دوسرے ممالک میں بھی جن میں بہت قرب ہے اور ایک دوسرے سے بہت پیار کرنے والے ہیں۔ ساری قوم ایک سی نہیں لیکن رجحان وہی ہے جو میں بتا رہا ہوں اور یہ بڑھتا ہُوا رجحان ہے اور ایک ایسا خطرناک رجحان ہے جب سے یہ قائم ہوا ہے آگے ہی بڑھا ہے پیچھے نہیں ہٹا۔ پس اس پہلو سے جماعت احمدیہ کے وہ خاندان جو مغرب میں زندگی بسر کرتے ہیں ان کے لئے بہت بڑی نصیحت ہے۔ شروع میں ان کو صبر کرنا پڑے گا اپنے بچوں کو بھی اپنی بیویوں کو بھی بچیوں کو بھی سمجھانا ہوگا کہ اس معاشرے میں کچھ بھی نہیں ہے صرف دکھ ہی دکھ ہیں۔ وقتی عارضی لذتیں ہیں ان سے کنارہ کشی کرو اور اس میں ہی صبر ہے اور اس کے لئے لازماً کچھ عرصہ صبر سے کام لینا پڑتا ہے اس کے نتیجہ میں پھر گھر کا جو محبت اور پیار کا پاکیزہ ماحول پیدا ہوتا ہے وہ حُسن ہے جو صبر کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے اور جن گھروں میں یہ حسن ہو ان کی باہر کی طرف نظر ہی نہیں رہتی وہ گھر خود کشش کا موجب بن جاتے ہیں اور ہر وہ شخص جو اُن گھروں سے وابستہ ہوتا ہے باہر سے گھبرا کر جلد از جلد گھر لوٹنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ اس کو اپنے باپ سے اپنی ماں سے اپنی بہنوں سے اپنے بھائیوں سے اپنے عزیزوں سے جو پیار ملتا ہے اور جو اپنائیت ہوتی ہے، جو یگانگت ہے کہ یہ ہمارے ہیں اور ہم ان کے ہیں اس کے نتیجہ میں ایک ایسا خوبصورت سکون نصیب ہوتا ہے کہ اس کی مثال باہر کی دنیا میں کم پائی جاتی ہے اور وہ لوگ جو دنیا کی لذتوں کی پیروی کرنے والے ہیں ان کو پتہ ہی نہیں کہ یہ لذت کیا چیز ہے پس اس کے نتیجہ میں پھر یہ لوگ رفتہ رفتہ محسن بن جاتے ہیں اپنے معاشرے کا حُسن دوسروں کو دینے لگ جاتے ہیں وہ لوگ جو ان کے گھروں میں آتے ہیں وہ ان گھروں کی لذت کو دیکھ کر محسوس بھی کرتے ہیں اور ان کے دلوں میں حسرتیں اٹھتی ہیں کہ کاش ہمیں بھی ایسے پاکیزہ گھر نصیب ہوتے ان سے وہ دوستیاں کرتے ہیں ان سے تعلق بڑھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے نمونے دیکھ کر پھر ان میں سے کئی اسلام اور اسلام کی سچی تشریح یعنی حقیقی اسلام ۔۔ احمدیت کو قبول کر لیتے ہیں۔ ایک بچی کی میں نے مثال دی تھی اس نے پچھلے رمضان سے ایک دو روز پہلے بیعت کی تھی اسے جب میں نے پوچھا تو اس نے کہا کہ یہ جو احمدی بچیاں ہیں اور ان کے گھر کا ماحول ہے یہ مجھے اپنا اتنی کشش

لگتا تھا، ایسا پیارا لگتا تھا کہ اس کے نتیجہ میں لازماً مجھے اس مذہب کی تحقیق کرنی پڑی اور جب میں نے تحقیق کی تو مجھے دل سے یہ مذہب پیارا لگنے لگا تو محسن کا مطلب صرف یہ نہیں ہے کہ وہ کسی حُسن کو اختیار کرلے۔ فرمایا: صبر کے نتیجہ میں محسن بنو گے اور جب محسن ہو گئے تو وہ حسن جو تمہیں صبر نے بخشا ہے وہ تم دوسروں کو بانٹنے لگ جاؤ گے۔ موتی بن جاؤ گے۔ تمہارا فیض دُنیا کو پہنچے گا اور اس طرح یہ حُسن پھیلتا چلا جائیگا۔ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ وہ اس کے پھل اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھیں گے۔ اُن کے احسان کی زندگی ضائع نہیں جائے گی بلکہ اس زندگی کو وہ اس دُنیا پر غالب دیکھیں گے اور کامیاب دیکھیں گے اور جان لیں گے کہ اس میں ایک طاقت ہے اور اسی طرز زندگی نے بالآخر دُنیا پر غالب آنا ہے۔ پس ان معنوں میں جماعت کو صبر پر قائم ہونا چاہیئے اور جہاں تک مشرقی دُنیا کا تعلق ہے پاکستان ہو یا ہندوستان جو حالات ہم جانتے ہیں ہمیں علم ہے کہ یہ نئی نسلیں بہت تیزی کے ساتھ اُن ساری برائیوں کا شکار ہو رہی ہیں جن میں سے اکثر کا آغاز امریکہ میں ہوتا ہے۔ وہاں وہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور پھر ساری دُنیا میں برآمد کی جاتی ہیں اور بہت تیزی کے ساتھ امیر بھی اور غریب بھی نشوں کے مریض، گناہ کے ہر طریق پر منہ مارنے میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانے والے، سچ اور جھوٹ کی تمیز اُٹھ چکی ہے۔ حلال اور حرام کمائی کی تمیز اُٹھ چکی ہے۔ انصاف اور ظلم کے درمیان کوئی تفریق نہیں رہی اور ہر پہلو سے ہمارا معاشرہ اتنا [illegible] اور گندا ہو چکا ہے اور اس قدر زخمی ہو چکا ہے کہ وہ خواہ ان دکھوں کو محسوس کریں یا نہ کریں دیکھنے والے جانتے ہیں کہ یہ زخم دراصل موت کی طرف لیجانے والے زخم ہیں۔ ایسے زخم ہیں جن میں سے بہت سے ناسور بن چکے ہیں۔ ایسے ہیں جو کینسر کی شکل اختیار کر چکے ہیں اور ان سے بچنا مشکل دکھائی دیتا ہے۔ پس ان لوگوں کی اصلاح کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا گیا ہے۔ اگر ان ہتھیاروں سے لیس ہو جائیں جن ہتھیاروں کا قرآن کریم نے یہاں ذکر فرمایا ہے تو بہت جلد وہ جہاد کا آغاز ہوگا اور وہ آغاز کیسے ہوگا؟ فرمایا فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ۔ اے کاش! تم سے پہلی قوموں کو یہ عقل آگئی ہوتی کہ وہ بات سمجھ جاتے کہ جب معاشرہ چاروں طرف بیمار ہو چکا ہو اور دن بدن موت کی طرف آگے بڑھ رہا ہو تو ان کو بچانے والے ہلاکت کے گڑھوں سے واپس بلانے والے ایسی آواز دینے والے ہونے چاہئیں جو بار بار ان کو متنبہ کریں اور کہیں کہ تم ہلاکت کی طرف جا رہے ہو واپس آؤ۔ ان آواز دینے والوں کی صفات کیا ہیں۔ وہ پہلے بیان ہو چکیں۔ وہ صبر کرنے والے ہیں۔ وہ احسان کرنے والے ہیں۔ احسان کے ہر معنے میں وہ احسان کرنے والے ہیں۔

وہ لوگ ہیں جو خدا کی عبادت کرتے ہیں

اور ان کی عبادتیں زندہ ہو جاتی ہیں۔ ان کی راتیں روشن ہو جاتی ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت اور پیار کا تعلق باندھ لیتے ہیں اور خدا اُن کا قبلہ بن جاتا ہے۔ ایسا قبلہ جو کبھی کی طرف کہیں نہیں بلکہ سامنے آکھڑا ہوتا ہے۔ اگر وہ اُسے دیکھ نہیں سکتے تو وہ انہیں دیکھ رہا ہوتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو قرآن کریم نے اُولُوْا بَقِيَّةٍ فرمایا ہے۔ یہ صاحب عقل لوگ ہیں اور یہ لوگ پھر معاشرے کو لازماً نیکی کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہ خاموش رہ ہی نہیں سکتے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ان مراتب کو حاصل کر رہیں اور معاشرے سے بے نیاز اور بے پرواہ ہو جائیں۔ لازماً وہ خدا کی طرف بلانے والے بنتے ہیں اور خدا کی طرف بلانے کے لئے پہلا قدم بدیوں سے روکنا ہے برائیوں سے معاشرے کو پاک کرنے کی کوشش کرنا۔ فرمایا: اگر وہ فساد فی الارض سے لوگوں کو روکتے تو سوائے ان تھوڑے سے لوگوں کے جن پر اللہ نے احسان فرمایا قومیں اس بد انجام کو نہ پہنچتیں۔

اب یہ وہ ایک ایسی آیت ہے جو ہمارے اور ہمارے دشمن مولویوں میں نمایاں تفریق اور تمیز کرنے والی آیت ہے۔ وہ دین کی محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن برائیوں کے خلاف کوئی جہاد نہیں کرتے۔ ان کا اگر جہاد ہے تو گھوم پھر کر غریب احمدیوں پر ظلم کرنا اُن کے جہاد کا نام ہے اور قرآن کریم فرماتا ہے کہ جہاد ظلم کے خلاف ہونا چاہیئے نہ کہ ظلم کے ذریعہ تو کیا اُن کی سچائی ہے کیا ان میں حقیقت ہے؟

وہ احمدی جو بعض دفعہ ان لوگوں کے چکر میں آکر کمزوری دکھاتے ہیں اُن کی عقل پہ حیران ہوتا ہوں کہ اتنی کھلی کھلی تمیز اللہ تعالیٰ نے دکھا دی ہے۔ ایسا واضح فرق کر دیا ہے کہ گویا احمدیت کو فرقان عطا فرما دیا ہے اور پھر بھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سچے ہیں کہ وہ سچے ہیں۔ قرآن کریم کی ان آیات کی کسوٹی پر ان کو پرکھ کر دیکھیں تو کسی میں اگر معمولی سی بھی عقل ہو تو اسے دور کا بھی یہ واہمہ نہیں ہوگا کہ احمدیت کا معاند ملاں سچا ہو سکتا ہے۔ اس کی ساری زندگی ظلم کی تعلیم دینے پر وقف ہو چکی ہے اور وہ ظلم جس کو خدا تعالیٰ ظلم قرار دیتا ہے دُنیا کی عیش پرستی اور اس کی لذتوں میں کھو جانا۔ اور اس کے نتیجہ میں بنی نوع انسان سے ناانصافی کا سلوک کرنا معاشرے میں ہر قسم کی بدی کا پیدا ہو جانا۔ اس ظلم کے خلاف ان کے تمام احساسات یوں ہیں گویا مر چکے ہیں۔

میں نے پہلے بھی ایک دفعہ

پاکستان کے علماء کو نصیحتاً

یہ بات کہی تھی اگرچہ میں جانتا ہوں کہ وہ نصیحت کو سننے والے نہیں مگر خواہ کوئی سنے یا نہ سنے نصیحت کرنا تو ہمارا فرض ہے اور قرآن کریم کی یہ آیت تقاضا کرتی ہے کہ نصیحت کرو۔ میں نے اُن سے کہا کہ کچھ دیر کے لئے تم احمدیت کا پیچھا چھوڑو اور اسلام کو بچانے کی کوشش کرو۔ گلی گلی میں گھر گھر میں اسلام مر رہا ہے۔ اسلامی اقدار مر رہی ہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنتِ طیبہ کو نقصان پہنچ رہا ہے اور اسلامی معاشرے سے یہ سنت غائب ہو رہی ہے اس پر تمہارا دل کیوں نہیں روتا۔ اس پر تمہاری جان کیوں نہیں نکلتی۔ اس پر تمہاری راتوں کی نیند کیوں حرام نہیں ہو جاتی۔ تم اُٹھو اور یہ عظیم جہاد کرو۔ ملک کی گلی گلی شہر شہر قریہ قریہ گاؤں گاؤں بستی بستی میں اُن مسلمانوں کو جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کو بتاؤ اور دکھاؤ کہ وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے کتنا دُور جا چکے ہیں اور کتنا دور ہٹتے چلے جا رہے ہیں۔ آج پاکستان کے کسی شہر میں نمونۃً ہزار پندرہ سو یا دو ہزار آدمی منتخب کریں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اسوہ کی کسوٹی پر اُن کو پرکھنے کی کوشش کریں وہ پرکھنے کی کوشش ہی گستاخی رسول معلوم ہوگی۔ یعنی مثال کے طور پر وہ لوگ جو سود کھا رہے ہیں ڈاکے ڈال رہے ہیں اور اغوا کر رہے ہیں اور جس طرح گلی گلی میں ظلم اور سفاکی سے کام لیا جا رہا ہے۔ بے حیائی عام ہو رہی ہے۔ زندگی کا مقصد گندے گانے سننا ہی ہے اس کے سوا کچھ باقی رہا ہی نہیں یا گندی فلمیں میسر آجائیں تو عیش و عشرت کی انتہا ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی برائیوں کی پیروی ہو رہی ہے۔ جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ رشوت لی جا رہی ہے دی جا رہی ہے۔ ان لوگوں میں سے نمونے چنیں اور اگر کوئی یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اسوہ کی کسوٹی پر پرکھو تو جس کو آنحضورؐ سے محبت ہے اس کو اس پر بے انتہا غیرت محسوس ہوگی۔ وہ کہے گا ان کو پرکھوں۔ ان کی حیثیت کیا ہے۔ یہ تو ہمارے آقا پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی گستاخی ہے کہ ان کی کسوٹی پر ان لوگوں کو پرکھ کر دیکھا جائے۔ یہ تو دکھائی دے رہے ہیں۔ نظر آرہے ہیں کہ کن کے ہیں اور کن کے ہو چکے ہیں۔ یہ ملاں کو نظر نہیں آرہا۔ میں نے کہا! خدا کے لئے اگر تمہیں اسلام سے محبت ہے تو یہ کام کیوں نہیں کرتے۔ جو چند مسلمان رہ گئے ہیں اُن کو ہی غیر مسلم بنا کر اسلام کو تم نے پاک کرنا ہے۔ جو غیر مسلم یعنی اپنے عمل کے ذریعہ غیر مسلم اسلام میں بھر گئے ہیں ان کی اصلاح کی طرف تمہیں کوئی توجہ نہیں ہے لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ آپ ہی کا کام ہے۔ آپ وہ اُولُوْا بَقِيَّةٍ ہیں جو معدودے چند ہیں اس امت کے مقابل پر جو محمد رسول اللہؐ کی طرف منسوب ہو رہی ہے۔ ہیں چند لیکن آپ کو خدا نے یہ عقل دی ہے۔ آپ کا یہ کام ہے کہ تمام دُنیا کے معاشرے کو بدیوں سے پاک کرنے کیلئے اعلانِ جنگ کریں۔ یہ جہاد شروع کریں۔ ہر جگہ اپنے دفتر کے ماحول میں، اپنے کاروبار، اپنی دکان کے ماحول میں، اپنے تعلیمی ماحول میں، اپنے دوستوں کے تعلقات کے ماحول میں، جہاں بھی آپ جائیں وہاں برائیوں کے خلاف جہاد شروع کردیں اور ہر قوم کی مخصوص برائیاں ہیں۔ پاکستان کی اپنی برائیاں ہیں۔ ہندوستان کی اپنی ہیں اور انگلستان کی اپنی ہیں۔ اور ضروری نہیں کہ ہندو پاکستان کے معاشرے چونکہ ملتے ہیں اس لئے ان کی برائیاں بھی ایک جیسی ہوں۔ ایک حد تک ہے لیکن ان

میں برائیوں کا ذکر ترقی کر کے دکھایا گیا ہے۔
کہتے ہیں کہ ایک کتا پاکستان کا بارڈر کراس کر کے ہندوستان جا رہا تھا اور ایک کتا ہندوستان کا بارڈر کراس کر کے پاکستان آ رہا تھا۔ جو ہندوستان سے آ رہا تھا وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ بنا ہوا' غریب بھوکا' فاقوں کا شکار اور جو پاکستان سے جا رہا تھا وہ بڑا مسٹنڈا' موٹا تازہ' اچھی خوراک سے پلا ہوا کتا تھا تو اس پاکستانی کتے نے ہندوستان والے کتے سے پوچھا کہ تم بارڈر کراس کر کے پاکستان کیوں آ رہے ہو۔ اُس نے کہا بھوکے مر گئے۔ نظر نہیں آ رہا تمہیں۔ میری شکل دیکھو۔ میری صورت دیکھو۔ فاقوں کا شکار ہوں پھر اُس نے کہا کہ میری بات تو قابلِ فہم ہے لیکن تم بتاؤ کہ تمہیں کیا سوجھی ہے تم کیوں ہندوستان جا رہے ہو تو اُس نے کہا کہ بات یہ ہے کہ پاکستان میں روٹی تو بہت ملتی ہے مگر بھونکنے نہیں دیتے۔ آزادیٔ ضمیر ہی نہیں تو دیکھ لیں ہمسایہ ملک ہیں۔ ایک ہی قسم کا پس منظر ہے یہاں ایک بُرائی ہے وہاں دوسری بُرائی ہے۔ وہاں اور قسم کا جہاد ہے یہاں اور قسم کا جہاد ہے لیکن بنیادی طور پر جہاد اللہ کی خاطر ہونا چاہیئے۔ خدا کی خاطر دُنیا کے معاشروں کو کمزوریوں اور بُرائیوں سے پاک کرنے کیلئے آپ کو مامور فرمایا گیا ہے۔ آپ اس پر قائم ہو جائیں۔ خدا آپ کی نسلوں کی حفاظت فرمائیگا۔ آئندہ نسلوں کی حفاظت فرمائیگا۔ آپ کا فیض اس صدی کے آخری کنارے تک پہنچے گا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو ٭

مراٹھی گجراتی اور ملیالی تراجم قرآن کی تقاریب اجرائی

★ سی سبرامنیم گورنر مہاراشٹر نے مراٹھی و گجراتی تراجم قرآن کا اجراء کیا!
★ ملیالی ترجمہ قرآن کا اجراء مشہور سکالر سی کے راجیندرن نے کیا!!

مراٹھی و گجراتی ترجمہ قرآن

مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ بمبئی

مہاراشٹر و گجرات میں مراٹھی و گجراتی زبان بولی جاتی ہے۔ ان ہر دو زبانوں میں بھی ترجمہ کا کام دو سال قبل شروع ہوا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر گجراتی زبان کے ترجمہ کا کام مکرم اسحاق احمد عثمان صاحب مقیم لندن نے شروع کیا۔ محترم موصوف اس کام کی تکمیل کے سلسلہ میں دو مرتبہ ہندوستان بھی تشریف لائے۔ اس کی نظر ثانی بمبئی میں ہوئی نیز ٹائپ سیٹنگ اور آرٹ ورک کا کام بھی بمبئی میں ہی کیا گیا۔ بعدہٗ اس ترجمۃ القرآن کو جو تقریباً نو صد صفحات پر مشتمل ہے اور جس میں مختصر نوٹ بھی رکھے گئے ہیں۔ لندن سے شائع کیا گیا یہ ترجمہ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے انگریزی ترجمہ سے کیا گیا ہے۔
مراٹھی ترجمہ قرآن کریم جناب اشوک شاکھا رام اُدّم جو کہ مہاراشٹر گورنمنٹ میں مراٹھی ڈیپارٹمنٹ کے نائب انچارج ہیں اور بہترین مترجم ہیں نے کیا۔ انہوں نے ترجمہ شروع کرنے سے قبل مختلف تراجم کا مطالعہ کیا اسلام کے متعلق کتب پڑھیں تب حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے انگریزی ترجمۃ القرآن سے ترجمہ کرنا شروع کیا۔ اس کام کے لئے چار افراد کی ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جس میں خاکسار کے علاوہ مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب عثمان آباد اور مکرم مفضل احمد صاحب بمبئی شامل تھے۔ الحمد للہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر چند کاپیاں بھی تیار ہو گئی تھیں جن کو حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھی پیش کیا گیا۔
ہر دو تراجم کی اشاعت کے بعد اس کے اجراء کی تقریب پر غور کیا گیا۔ بعد مشورہ یہ طے پایا کہ ان کے اجراء کے لئے گورنر صاحب مہاراشٹر جناب سی سبرامنیم صاحب سے درخواست کی جائے۔ محترم گورنر صاحب نے ہماری درخواست قبول کرتے ہوئے خوشی کا اظہار فرمایا۔
تراجم قرآن کریم کی اجرائی تقریب میں شمولیت کرنے کیلئے قادیان سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کو دعوت دی گئی۔ آپ مورخہ ۶؍مارچ کو بذریعہ طیارہ دہلی سے بمبئی تشریف لائے محترم صاحبزادہ صاحب کا ائیرپورٹ پر استقبال کیا گیا آپ ساڑھے نو بجے مشن پر تشریف لائے۔
تراجم قرآن کریم کی اجرائی تقریب کے سلسلہ میں مورخہ ۷؍ار فروری کو ایک پریس کانفرنس کی گئی تھی جس میں P.T.I اور UNI کے نمائندوں کے علاوہ گیارہ افراد نے شرکت کی یہ پریس کانفرنس صرف مراٹھی اخبارات والوں کی تھی۔ پروگرام سے قبل ہی اخبارات نے اس تقریب کی خبریں شائع کر دیں۔

پروگرام راج بھون دربار ہال گورنر ہاؤس میں ہی رکھا گیا تھا۔ محترم گورنر صاحب مہاراشٹر اپنی اہلیہ کے ہمراہ ٹھیک پانچ بجے ہال میں تشریف لائے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور امیر جماعت بمبئی محترم غلام محمود صاحب رانچوری نیز خاکسار نے اُن کا استقبال کیا۔ آنے والے راستہ میں ۲۷ زبانوں کے قرآن کریم کے تراجم میز پر رکھے ہوئے تھے محترم گورنر صاحب کو وہ دکھائے گئے۔ تامل زبان کا ترجمہ دیکھ کر بڑے خوش ہوئے اور فوراً اُٹھا کر پڑھنے لگے اور تمام تراجم پر نظر ڈالی اور آگے نہیں گئے۔ اس کے بعد اسٹیج پر تشریف لائے۔ اسٹیج پر آتے ہی محترم صاحبزادہ صاحب نے محترم گورنر صاحب اور اُن کی اہلیہ کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔
پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا مکرم سی۔ پی صدیق صاحب نے قرآن کریم کا ایک حصہ تلاوت کیا اس کے بعد مکرم اُدّے تلک صاحب نے سورۃ البقرہ کی ابتدائی چند آیات پڑھ کر مراٹھی میں اس کی تشریح بیان کی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے محترم گورنر صاحب کو خوش آمدید کہا۔ اور جماعت کی تمام مذاہب کے تعلق سے محبت پیار اور یکجہتی کی تعلیم کو پیش کیا اور فرمایا کہ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے اور اس میں کسی مذہب کے تعلق سے حکومتی سطح پر کوئی نفرت نہیں پائی جاتی اس کا زندہ ثبوت آج کا یہ پروگرام ہے کہ گورنر صاحب ہندو ہونے کے باوجود قرآن کریم کا اجراء فرما رہے ہیں۔
محترم صاحبزادہ صاحب کی مختصر تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب آف عثمان آباد نے مراٹھی قرآن کریم کا تعارف پیش کیا۔ ان کے بعد مکرم اشوک اُدّم صاحب نے ترجمہ کے دوران پیش آنے والے اپنے تجربات اور اس کے اثرات کو پیش کیا۔ اور جو مشکلات ان کو ترجمہ کرتے وقت پیش آئیں اُن کو بیان کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے گجراتی قرآن کریم کا مختصر تعارف کروایا اور مترجم کے متعلق اور اس کے کام کے تعلق سے حاضرین کو متعارف کروایا۔
خاکسار کے تعارف کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے محترم گورنر صاحب اور اُن کی اہلیہ کو مراٹھی اور گجراتی قرآن کریم کا ایک ایک نسخہ تحفہ کے طور پر پیش کیا۔ اس کے بعد محترم گورنر صاحب نے مراٹھی اور گجراتی قرآن کریم کے ترجمہ کا اجراء کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے محترم گورنر صاحب کو ایک عدد تامل قرآن کریم بھی تحفہ پیش کیا۔ اُسے بھی گورنر صاحب نے بڑی خوشی کے ساتھ قبول کیا۔ اس کے بعد گورنر صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے بین المذاہب اتحاد پر تقریر فرمائی اور بتایا کہ تمام مذاہب ایک ہی خدا کو پیش کرتے ہیں اس لئے ہم سب کو آپسی نفرتیں ختم کر کے متحد ہو جانا چاہیئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے اس بات سے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ نے اتنی زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمے شائع کروائے ہیں اور آج مراٹھی اور گجراتی ترجمۃ القرآن کو جاری کر کے میں بے حد خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ کسی بھی مذہب کو سمجھنے کے لئے اس کی مذہبی کتاب کو پڑھنا یہ نہایت ضروری ہے۔
بعدہٗ خاکسار نے محترم گورنر صاحب اور اُن افراد کا جنہوں نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں مدد کی تھی اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ خاکسار کی مختصر تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دُعا کروائی۔
تمام حاضرین کے لئے تواضع کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں محترم گورنر صاحب نے بھی شرکت کی۔ اسی وقت خاکسار نے مراٹھی اور گجراتی قرآن کریم پر محترم گورنر صاحب سے دستخط حاصل کئے۔ تمام حاضرین نے اس پروگرام کی کامیابی کی بار بار مبارکباد پیش کی۔ اس پروگرام میں مختلف اخبارات کے نمائندوں نے شرکت کی اور بہت سے سوالات کئے جن کے جواب دیئے گئے۔ بعض اخبار والوں نے محترم صاحبزادہ صاحب سے باقاعدہ انٹرویو لیا۔ جبکہ T.V والے بھی حاضر تھے۔
ہمارے اس پروگرام کی خبریں ہندی' مراٹھی' گجراتی' انگریزی' اُردو کے مختلف اخبارات میں تعداد ہیر کے ساتھ شائع ہوئیں۔ اور بعض اخبارات نے بڑے بڑے کالم لکھے اور ریویو کئے جن میں TIMES OF INDIA - جنم بھومی - لوک ستہ - جن ستہ شامل ہیں۔ اسی دن رات کو T.V پر بھی ہمارا پروگرام دکھایا گیا - جسے پورے مہاراشٹر میں دیکھا گیا۔ اخبارات ابھی بھی اس پر اپنے خیالات لکھ رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ پروگرام ہر لحاظ سے نہایت ہی کامیاب رہا۔ خدا تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری اس حقیر سی مساعی کو قبول فرمائے اور اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین ٭

ملیالی ترجمہ قرآن :- رپورٹ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے اور سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ

سیرت حضرت مسیح موعودؑ

آپ کا غم اور آپ کی راحت

از مکرم سید رشید احمد صاحب سونگڑھی جمشید پور (بہار)

کسی انسان کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے لئے کئی پہلوؤں سے جائزہ لیا جاتا ہے خصوصاً یہ کہ وہ حالات سے کس حد تک متأثر ہوتا ہے یعنی کس طرح رد عمل ظاہر ہوتا ہے اس سے بھی بڑی آسانی سے انسان کے اندرونہ کا اظہار ہوتا ہے۔ مثلاً کہتے ہیں کہ کسی شخص سے جب پوچھا گیا (۲+۲=؟) دو اور دو جوڑنے سے کتنا ہوتا ہے تو جواب ملتا ہے "چار روٹیاں" تو اس جواب سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ شخص بھوکا ہے۔ تبھی تو اس نے روٹیوں کا غیر متعلق ذکر کر دیا ہے اسی طرح مثلاً کسی کو اُسکی بیٹی کی پیدائش کی اطلاع دی جائے تو بے اختیار اُسکے منہ سے الحمد للہ نکلتا ہے اور یہی امر دوسرے شخص کے لئے منہ کالا ہونے کا باعث ہو جاتا ہے تو ان دو لوگوں کے اندرونہ کو ظاہر کرتا ہے ایک شخص اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بہت راضی خوشی ہے تو دوسرا شخص مایوس۔ چنانچہ رد عمل کی اس روش کو انگریزی کے ایک محاورہ میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ The cat is out of the bag ۔ چنانچہ اس پہلو سے ہم اگر مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کا جائزہ لیتے ہیں تو آسانی سے آپکی سیرت کا ایسا نقشہ اُبھرتا ہے جو آپکے آقا و مطاع صاحب خلق عظیم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا ہی عکس ہے۔

اختلاف طبائع کی وجہ سے انسان انسان میں راحت اور غم کے وجوہات الگ ہو سکتے ہیں مثلاً کسی کی راحت لذیذ خوراک میں ہوتی ہے تو کسی کی فلمیں دیکھنے میں، کسی کی حصول لیڈرشپ میں کسی کی حصول اولاد میں کسی کی لاٹری یا جوا کے جیتنے میں وغیرہ پھر بعض لوگوں کو راحت مثلاً ذکر الٰہی سے ملتی ہے تو کسی کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہوتی ہے۔ پھر غم کا باعث ان ہی قسم کی چیزوں سے محرومی ہوتا ہے چنانچہ ماہرین نفسیات نے بتایا ہے کہ انسان اپنی سمجھ کے مطابق انتہائی خوشی یا انتہائی غم میں مر بھی سکتا ہے۔ اسی لئے دل کی قسم کے مریضوں کو خوشی یا غمی کی کوئی خبر اچانک سنانے سے روکا جاتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی زندگی میں کئی حالات اور واقعات جو پیش آئے یا آپؑ سے دل برداشتہ ظاہر ہوئے اُن کا مطالعہ کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا ایک قابل تقلید منفردانہ مقام ہے چنانچہ آپؑ اپنے مقام و منصب و مقصد بعثت کو مد نظر رکھتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" خدا ...... نے مجھے جگایا اور سچائی کے لئے میرا دل کھول دیا۔ میری روزانہ زندگی کا آرام اسی میں ہے کہ میں اسی کام میں لگا رہوں۔ بلکہ میں اس کے بغیر جی ہی نہیں سکتا کہ میں اس کا اور اس کے رسول کا اور اسکی کلام کا جلال ظاہر کر دوں۔ مجھے کسی کی تکفیر کا اندیشہ نہیں اور نہ کچھ پروا۔ میرے لئے یہ بس ہے کہ وہ راضی ہو جس نے مجھے بھیجا ہے۔ ہاں میں اس میں لذت دیکھتا ہوں کہ جو کچھ اس نے مجھ پر ظاہر کیا وہ میں سب لوگوں پر ظاہر کروں اور یہ میرا فرض بھی ہے کہ جو کچھ اس نے مجھ پر ظاہر کیا وہ میں سب لوگوں پر ظاہر کروں اور یہ میرا فرض بھی ہے کہ جو کچھ مجھے دیا گیا وہ دوسروں کو بھی دوں اور دعوت مولیٰ میں ان سب کو شریک کر لوں جو ازل سے بلائے گئے ہیں۔ میں اس مطلب کو پورا کرنے کیلئے قریباً سب کچھ کرنے کیلئے مستعد ہوں اور جان فشانی کیلئے راہ پر کھڑا ہوں۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۷۷۵-۷۷۶)

آپؑ کے اس نصب العین کو مد نظر رکھتے ہوئے آپکی زندگی میں ہونے والے واقعات آپ سے وابستہ ہوئے اُن میں سے چند کا ذکر کرنا مناسب ہوگا جس سے آپ کا غم یا راحت ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک واقعہ پیش آیا تو فرمایا۔

"میری جائیداد کا تباہ ہونا اور میرے بچوں کا آنکھوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے ہونا مجھ پر آسان ہے بہ نسبت دین کی ہتک اور استخفاف کو دیکھنے اور اسپر صبر کرنیکے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۵۷۹ مطبوعہ لندن)

اس کے بالمقابل ایک اور موقع پر فرمایا

"اگر کوئی تائید دین کے لئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دے، تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے جو شخص چاہے کہ ہم اُس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیاز مندی اور سوز سے اسکے حق میں آسمان پر جائیں وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔" (منظور الٰہی صفحہ ۱۹۶ مرتبہ محمد منظور الٰہی مطبوعہ لاہور)

حضرت اقدسؑ کی سیرت کو محبت الٰہی عشق رسولؐ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے زاویہ سے مطالعہ کرنے سے بھی آپکا بلند مقام نظر آتا ہے۔ مگر ایسے واقعات بھی پیش آئے کہ خلق اللہ پر از حد شفیق ہونے کے باوجود ان کے غم کو غم نہیں بلکہ اُس کے برعکس سمجھا اور زجر فرمایا۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک نوجوان شخص نے آپکی خدمت میں حاضر ہو کر دنیوی مصائب کی کہانی شروع کی اور اپنے طرح طرح کے ہم و غم بیان کیئے حضرت مسیح موعودؑ نے بہت سمجھایا اور فرمایا کہ

"ہمہ تن دنیوی امور میں کھویا جانا خسارت آخرت کا موجب ہوتا ہے اور اس قدر جزع و فزع مومن کو نہیں چاہیئے۔"

مگر وہ زور زور سے رونے لگا جس پر آپ نے سخت ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار فرما کر کہا کہ :-

"بس کرو میں ایسے رونے کو جہنم کا موجب جانتا ہوں۔ میرے نزدیک جو آنسو دنیا کے ہم و غم میں گرائے جاتے ہیں وہ آگ ہیں جو بہانے والے ہی کو جلا دیتے ہیں میرا دل سخت ہو جاتا ہے ایسے شخص کے حال کو دیکھکر جو جیفۂ دنیا کی تڑپ میں گرفتار ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۲۵ مطبوعہ لندن)

پھر یہی شفیق وجود اپنے متبعین کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے ایسے موقع پر جب بعض لوگوں کی طرف سے دنیاوی مقاصد کے حصول کے لئے دعا کی درخواست ہوتی اور ان کے خطوط موصول ہوتے یوں فرماتے ہیں :-

"ہم جس دنیا کو چھڑانے کے لئے آئے ہیں یہ لوگ وہی دنیا ہم سے مانگتے ہیں کاش ہمارے یہ دوست جو ہم سے دنیا کے متعلق دعا کراتے ہیں یہ اصلاح نفس اور خدمت اسلام کے متعلق بھی اپنے دلوں میں ایسی ہی تڑپ محسوس کریں جیسا کہ دنیا کے لئے محسوس کرتے ہیں۔"

پھر حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ کئی دوستوں کی درخواستیں دعا کے متعلق اس غرض سے ہوتی ہیں کہ ان کا فلاں کام ہو جائے اور مال و دولت مل جائے یا بیوی طلاق یا بچے مل جائیں اور بیماروں کو صحت ہو جائے مگر ایسی درخواستیں بہت کم ہوتی ہیں جن میں یہ لکھا ہو کہ

"آپ میرے لئے دعا کریں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی اور رسولؐ کی محبت نصیب ہو اور خدمت دین کی طرف رغبت پیدا ہو اور فلاں فلاں کمزوری اور بدی جو مجھ میں پائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے۔"

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ مومنوں کا کام تو یہ ہے کہ ان کا ہر ایک شغل دین سے تعلق رکھنے والا ہو اور جیسے کافر لوگ دنیا اور دنیا کے مال و دولت اور ہر ایک چیز سے کوئی بقا و ترقی کے لئے کوشش کرتے ہیں ایسے ہی مومنوں کو چاہیئے کہ وہ ان کے مقابل میں غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی جان و مال اور گھر بار کو دین کی خدمت میں لگا کر دین کو دنیا میں قائم کر دیں تاکہ دنیا میں خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو اور اسلام پھلے پھولے اور دوسرے تمام ادیان پر غالب آئے۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ میں آپ لوگوں کو دنیا کے کاموں سے بالکل منع نہیں کرتا بلکہ میرا اصل مسلک جس پر میں لوگوں کو قائم کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ لوگ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے دنیا کا شغل اختیار کریں۔

(مفہوم بروایت حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ (حیات قدسی حصہ دوم صفحہ ۸۶-۸۷)

حضرت اقدسؑ نے اپنے غم کی نسبت اپنے ایک منظوم کلام میں فرمایا :-

دو فکر دین احمد مغز جان ما گداخت
کثرت اعدائے ملت قلت انصار دین

یعنی دو مسائل ہیں جس سے میری جان ہلاک ہونے پر ہے ان میں سے ایک مسئلہ ہمارے آقا کے دین دین اسلام کے دشمنوں کی کثرت ہے اور دوسری طرف اسکے لئے خدام دین کی بڑی قلت ہے۔ ایک مرتبہ عرض کیا گیا کہ ایک جائیداد فروخت ہونے والی ہے آپ اسے خرید لیں ایسا نہ ہو کہ فلاں سکھ یا کوئی اور خرید لے تو فرمایا :-

"ہمیں ان باتوں سے کیا غرض ہم جائیدادیں اور زمینیں خریدنے کے واسطے نہیں آئے ہم کو کیا سکھ خرید لے یا کوئی اور خرید لے ہمیشہ اس شعر کو یاد رکھا جاوے ؎

خواجہ در بند نقش ایوان است
خانہ از پائے بست ویران است

ہم سے دو شغل نہیں ہو سکتے۔ یہی خدمت جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کی ہے پورے طور پر ادا ہو جائے تو کافی ہے اس کے سوا ہمیں اور کسی کام کے لئے نہ فرصت ہے نہ ضرورت۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۰۱-۳۰۲ لندن)

بہرحال تبلیغ اسلام کا جوش رکھتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ اس جوش سے میرا دماغ نہ پھٹ جائے۔

(حیات النبی صفحہ ۱۵۰ بحوالہ شمائل احمد صفحہ ۹ مطبوعہ قادیان دسمبر ۱۹۹۱ء)

آپکے جذبات و موجبات غم کی چند مثالیں پیش کرنے کے بعد اب آپکی راحت و موجب راحت کے بارے میں آپکی سیرت کا جائزہ

کیں، تو اس کے لئے بھی آپ سے پیش آنیوالے چند واقعات کا ہی پیش کرنا کافی ہوگا۔ جیسا کہ ابتداء میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ جو شخص دو اور دو کا جوڑ چار روٹیاں بیان کرتا ہے وہ اسکے اندرونہ کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے اُسی طرح ایک واقعہ جو حضرت اقدس سے پیش آیا اُسے ملاحظہ فرمادیں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ جب میں حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر تھا تو آپکے کمرہ کا دروازہ زور سے کھٹکا اور سید آل محمد صاحب امروہی نے آواز دی کہ حضور میں ایک نہایت عظیم الشان فتح کی خبر لایا ہوں حضرت صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ آپ جاکر ان کی بات سن لیں کہ کیا خبر ہے میں گیا اور سید آل محمد صاحب سے دریافت کیا۔ انہوں نے کہا فلاں جگہ مولوی سید محمد احسن امروہی کا فلاں مولوی سے مباحثہ ہوا تو مولوی صاحب نے اُسے بہت سخت شکست دی اور بڑا رگیدا اور وہ بہت ذلیل ہوا وغیرہ وغیرہ اور مولوی صاحب نے مجھے حضرت صاحب کے پاس روانہ کیا ہے کہ جاکر اس عظیم الشان فتح کی خبر دوں۔ مفتی صاحب نے بیان کیا کہ میں نے واپس آکر حضرت صاحب کے سامنے آل محمد صاحب کے الفاظ دہرا دیئے حضرت صاحب ہنسے اور فرمایا

"(کہ) اس طرح دروازہ کھٹکھٹانے اور فتح کا اعلان کرنے سے میں سمجھا تھا کہ شاید یورپ مسلمان ہو گیا ہے"

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۲۸-۲۹ طبع دوئم روایت نمبر ۳۰۲)

مفتی صاحب کہتے تھے کہ اس سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت اقدس کو یورپ میں اسلام قائم ہو جانے کا کتنا خیال تھا۔ بہر حال The [illegible] ... [illegible] bag ... تھا کہ آپکی راحت کا موجب یورپ کا مسلمان ہو جانا ہے یہی وہ درد مندی ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے آپ کے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ (الشعراء ع)

بہر حال اہل یورپ یا اہل مغرب جن کا مذہب عیسائیت ہے اور چونکہ ان ہی کو دجال قرار دیا گیا ہے اور سب سے زیادہ مظالم ان ہی اقوام کیطرف سے اسلام اور بانی اسلام کے خلاف ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں اور یہی امر حضرت اقدس علیہ السلام کے لئے باعث غم رہا اور اسکے برعکس صورت حال پر آپ کو راحت ہوتی رہی ہے اور بے ساختہ آپ سے اسی طرح کا ردعمل وقت آنے پر ہوتا رہا ہے۔ آپ مرض کی اس جڑ ہی کو پکڑ کر لوگوں کو سمجھایا کرتے تھے کہ

"عیسیٰ کو مرنے دو کہ اس میں اسلام کی حیات ہے ایسا ہی عیسیٰ موسوی کی بجائے عیسیٰ محمدی آنے دو کہ اس میں اسلام کی عظمت ہے۔"

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد سوئم صفحہ ۵۴۶ طبع دوئم)

اور اپنے غم اور پھر راحت کا یوں ذکر فرماتے ہیں کہ:-

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے میرا دل مردہ پرستی سے خون ہوتا جاتا ہے اور میری جان عجیب تنگی میں ہے اس سے بڑھکر اور کونسا دلی درد کا مقام ہوگا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا گیا ہے اور ایک مشت خاک کو رب العالمین سمجھا گیا ہے۔ میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر و توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۹)

بہر حال مندرجہ بالا حالات اور آپکے جذبات و احساسات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک سبق آموز واقعہ کا درج کرنا مناسب ہوگا۔ چنانچہ حضرت حافظ روشن علی کا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ سیر میں فرمایا تھا کہ "اگر حضرت مسیح ؑ کی قبر کو کھولا جائے اور آپ کی نعش نکل آئے اور ہاتھ پاؤں پر صلیب کے نشانات ملیں تو مجھے اس قدر خوشی ہوگی کہ اگر کوئی شخص خوشی سے مرسکتا ہو تو اس دن مر جاؤں۔" (الفضل ۲ ستمبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۸ بحوالہ سیرت و سوانح حضرت حافظ روشن علی صفحہ ۱۰۱-۱۰۲)

کوئی معمولی علم النفس کا علم رکھنے والا آدمی اس سے آپکی کیفیت دل کا اندازہ کرسکتا ہے۔ بہر حال آپکی راحت کا منبع خدا تعالیٰ کا وجود تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں (کشتی نوح) اور آپ کے نزدیک سونے کی کان، جواہرات کا معدن ایک چمکتا ہوا بے بہا ہیرا اور سب سے قیمتی دولت سچا خدا تھا (اربعین نمبر ۱ صفحہ ۳) اور باوجودیکہ آپکی شدید ترین مخالفت ہوئی مگر آپکو موجب راحت کی معیت حاصل تھی اسلئے آپکو کوئی خوف و حزن نہیں تھا بلکہ حقیقی اطمینان کی زندگی گذار رہے تھے۔ آپکی راحت کو بلوث والے نہیں جان سکتے تھے مگر جہاں تک ظاہر ہو سکتے ہیں ان میں سے دو امور کا ذکر کرنا مناسب ہوگا۔ چنانچہ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی رضؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک دن میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نوٹ بک دیکھوں کہ اس میں کس قسم کی باتیں نوٹ کی گئی ہیں چنانچہ میں نے باوجود حضور اقدس کے احترام کے حضور سے اس بات کی درخواست کردی کہ میں حضور کی نوٹ بک دیکھنا چاہتا ہوں حضور نے بلا تامل اپنی نوٹ بک بھجوادی جب میں نے اسے ملاحظہ کیا اس کے پہلے ہی صفحہ پر

"اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

کی قرآنی دعا لکھکر اس کے نیچے حضور نے یہ نوٹ دیا ہوا تھا کہ

"اے میرے خدا تو مجھ پر راضی ہو جا اور راضی ہونے کے بعد پھر کبھی بھی مجھ پر ناراض نہ ہونا۔"

(حیات قدسی حصہ سوئم صفحہ ۹۹)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نوٹ بک دیکھی آپ کا معمول تھا کہ جب کوئی پاک جذبہ آپ کے دل میں اُٹھتا آپ اسے لکھ لیتے اس نوٹ بک میں آپ نے ایک جگہ خدا تعالیٰ کو مخاطب کرکے لکھا تھا:-

"او میرے مولیٰ۔ میرے پیارے مالک میرے محبوب۔ میرے معشوق خدا! دنیا کہتی ہے تو کافر ہے مگر کیا تجھ سے پیارا مجھے کوئی اور مل سکتا ہے؟ اگر ہو تو اس کی خاطر تجھے چھوڑ دوں لیکن میں تو دیکھتا ہوں کہ جب لوگ دنیا سے غافل ہو جاتے ہیں جب میرے دوستوں اور دشمنوں کو علم تک نہیں ہوتا کہ میں کس حال میں ہوں اُس وقت تو مجھے جگاتا ہے اور محبت سے پیار سے فرماتا ہے کہ غم نہ کھائیں تیرے ساتھ ہوں۔ تو پھر اے میرے مولیٰ یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس احسان کے ہوتے ہوئے پھر میں تجھے چھوڑ دوں ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں"

(بدر ۱۱ جنوری ۱۹۱۲ء صفحہ ۳ بحوالہ تفسیر کبیر صفحہ ۸۲ جلد ششم جزء چہارم حصہ دوئم تفسیر سورۃ الضحیٰ مطبوعہ قادیان)

خدا کے مامور کا غم وہ نہیں جو اُسے مایوس کردے بلکہ اس غم پر دوسروں کی ہزار راحتیں قربان ہیں اور آپ کی راحت وہ نہیں جو کچھ عرصہ کے بعد ختم ہو جائے بلکہ یہ وہ راحت ہے جو اللہ تعالیٰ کی توجہ سے دائمی ہے جسے کسی دل نے محسوس نہیں [illegible] ہے کہ ہمارے غموں میں خدا کے مامور کے غم کا پرتو ہو اور ہماری راحتوں کو دوام حاصل ہو۔ آمین

محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ والدہ مکرم محمد عبدالحق صاحب انسپکٹر وقف جدید کا انتقال

محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مکرم محمد منظور علی صاحب مرحوم ساکن پینگال۔ اڑیسہ کی وفات قادیان میں دو تین روز کی مختصر علالت سے 26 مئی دو بجے بعد دوپہر بعمر پینسٹھ سال ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

موصوفہ عبادت گذار۔ تہجد گذار۔ غریب پرور۔ پابند نماز و مہمان نواز تھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفہ وقت کے لئے غیرت رکھنے والی تھیں۔ تقسیم برصغیر سے پہلے پینگال میں اولین صدر لجنہ مقرر ہوکر [illegible] سال اس عہدہ [illegible] پھر کئی سال تک لجنہ کی سیکریٹری مال رہیں۔ آپ نے [illegible] اولاد چھوڑی ہے۔ مکرمہ [illegible] بیگم صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اہلیہ مکرم سبحان خان [illegible] (اڑیسہ) مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ کیرنگ اہلیہ مکرم فضل محمد صاحب مکرم محمد عبدالحق صاحب انسپکٹر وقف جدید قادیان۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات سے نوازے اور اقارب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

قرار داد ہائے تعزیت

محترمہ سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ رحمہا اللہ مرحومہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وفات پر جماعتہائے احمدیہ عالمگیر و ذیلی تنظیموں کی طرف سے قرار داد ہائے تعزیت بدر کی گذشتہ اشاعتوں میں شائع کی جاچکی ہیں۔ اب مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے مزید قرار داد تعزیت موصول ہوئی ہیں۔ عدم گنجائش کے باعث صرف ان جماعتوں کے ناموں پر ہی اکتفاء کیا جارہا ہے۔

Bielefeld - Bielefeld جماعت احمدیہ کیندرا پاڑہ (اڑیسہ)۔ کشمیر۔ [illegible] (مغربی جرمنی)۔ بمبئی۔ نیپال۔ لجنہ اماء اللہ اسلام آباد برطانیہ۔ لجنہ اماء اللہ ہبلی (کرناٹک) مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان۔ (ادارہ)

ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔

(حضرت مسیح موعودؑ)

مالایالم ترجمۃ القرآن ـــــ بقیہ صفحہ ۸ سے آگے

اور نظرِ شفقت کے نتیجہ میں کیرلہ کے احمدیوں کی ایک دیرینہ خواہش اور ضرورت پوری ہو کر مالایالم زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع ہو کر منظرِ عام پر آگیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کارِ ترجمہ کرنے کی توفیق محترم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب سابق مبلغ انچارج کیرلہ کو حاصل ہوئی ہے۔ اس عظیم خدمت میں مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے ان کے ساتھ مکمل تعاون کیا۔ ان کے علاوہ مکرم ماسٹر عبدالقادر صاحب۔ مکرم این کنجی احمد صاحب۔ مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب بھی وقتاً فوقتاً ان کی مدد کرتے رہے۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

قرآن مجید مالایالم ترجمہ کی رسمِ اجرائی کی تقریب ایک عظیم الشان جلسۂ عام کی صورت میں مورخہ ۲۷ راپریل ۹۲ء بروز پیر کالیکٹ ٹاؤن ہال میں منعقد ہوئی۔

تشہیر اس تقریب کے بارہ میں کیرلہ کے طول و عرض میں بڑے بڑے وال پوسٹروں کے ذریعہ اور ہزاروں اشتہاروں کے ذریعہ تشہیر کی گئی۔ نیز ہر جماعت نے اپنے اپنے رنگ میں بھی اس عظیم الشان تقریب کے بارے میں اور قرآن مجید مالایالم ترجمہ کی اشاعت کے سلسلہ میں وسیع پیمانے پر تشہیر کی گئی۔ اس تقریب میں شرکت کے لئے کیرلہ کی تمام جماعتوں سے سینکڑوں کی تعداد میں احمدی احباب کالیکٹ تشریف لائے۔

جلسۂ عام کا آغاز شام کے ٹھیک ۶½ بجے ٹاؤن ہال میں خاکسار کی زیرِ صدارت مکرم مولوی احمد سعید صاحب کی تلاوتِ قرآن مجید کے ساتھ جلسہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے پروفیسر محمود احمد صاحب سیکرٹری صوبائی نشر و اشاعت نے تمام حاضرین و مقررین کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد خاکسار نے اس دن کو کیرلہ کے تمام احمدیوں کے لئے بابرکت اور پُرمسرت قرار دیتے ہوئے ہماری دیرینہ خواہش کے پورا ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکر بجالایا۔ نیز خاکسار نے بتایا کہ حکومتِ پاکستان کے ۱۹۸۴ء کے آرڈی نینس کے نتیجہ میں پاکستان میں احمدیہ مسجدوں پر حملہ کر کے قرآن مجید پھاڑ کر بے حرمتی کی جارہی ہے۔ اس کا جماعتِ احمدیہ کی طرف سے یہ شیریں انتقام ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس مختصر عرصہ میں اور خلافتِ رابعہ کے بابرکت اور سعید دَور میں ۵۲ عالمی زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی توفیق جماعتِ احمدیہ کو مل رہی ہے۔

خاکسار کے اس صدارتی خطاب کے بعد محترم ڈاکٹر منصور احمد صاحب صوبائی امیر نے جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ ہونے والی حفاظت و خدمتِ قرآن کے بارے میں ذکر کیا۔ اس کے بعد آپ نے کیرلہ کے ایک مشہور سکالر جو قرآن مجید پر غائرانہ تحقیق کر رہے ہیں یعنی پروفیسر ڈاکٹر سی۔ کے۔ رام چندر کو ایک نسخہ دے کر باقاعدہ رسمِ اجرائی فرمائی۔

ڈاکٹر سی۔ کے رام چندر نے قرآن مجید کا نسخہ قبول کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن مجید کی عظمت۔ گہرائی۔ خوبصورتی۔ لطافت اور روح کو سمجھنے کے لئے عربی کا علم ہونا ضروری ہے۔ قرآن مجید کی گہرائی میں اتر کر اس سے موتیوں کے چند ایک ہر زمانہ میں اس کے مفسرین دنیا کو دیتے رہے ہیں۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ قرآن مجید جو ایک بحرِ بیکراں ہے اس کے تمام موتی ہماری جھولی میں آگئے ہیں۔ فاضل مقرر نے سورۃ العلق کی آیات کی تلاوت و تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس ترقی یافتہ زمانہ میں سائنسدانوں نے بے حد محنت و مشقت کر کے جن حقائق کی کھوج نکالی ہے ان کے بارے میں ۱۴۰۰ سال قبل ہی قرآنِ کریم نے دنیا کو روشناس کرا دیا تھا۔ آپ نے انسانی پیدائش اور اس کی زندگی کے مختلف ادوار کو قرآنی آیات کی روشنی میں بتا کر ثابت کیا کہ واقعی قرآن ایک عظیم معجزہ ہے۔

اس کے بعد مترجمِ قرآن محترم مولانا ابو الوفاء صاحب۔ ایڈووکیٹ سی جے روین۔ ڈاکٹر ای۔ وی عثمان کویا۔ مکرم این۔ پی محمد ایڈیٹر کیرلہ کاؤ مودی۔ مکرم پی پی عمر کویا سابق وزیرِ تعلیم۔ مکرم پروفیسر محمد صاحب۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اور مکرم این۔ عبدالرحیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن نے جلسہ سے خطاب کیا۔ مکرم اے۔ پی۔ کنجا مو صاحب جنرل سیکرٹری صوبائی کمیٹی نے شکریہ ادا کیا۔

نمائش صبح دس بجے تا اختتامِ جلسہ ٹاؤن ہال کے ملحق قرآن مجید کے اب تک جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ شائع شدہ ۵۲ قرآن مجید کے تراجم کی نمائش لگی ہوئی تھی۔ جسے ہزاروں لوگوں نے دیکھا اور جماعتِ احمدیہ کی اس عالمگیر خدمت کو سراہا۔ جلسہ کی رپورٹ کیرلہ کے کثیر الاشاعت اخبار مالایالہ منورما۔ ماترو بھومی اور کیرلہ کاؤ مودی نے نمایاں رنگ میں شائع کی۔ یہ بات خاص کر قابلِ ذکر ہے کہ اس وقت تک احمدیوں اور غیروں میں قریباً ۱۲ ہزار روپے کا قرآن فروخت ہوا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے اس ترجمہ کو بہتوں کی ہدایت کا موجب بنا دے۔ آمین۔

○

درخواستِ دُعا

عزیز مکرم شاہ خلیل احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر شاہ خورشید احمد صاحب اُدل (بہار) نے آئی۔ اے۔ ایس کا امتحان دیا ہوا ہے۔ عزیز موصوف کی امتحان میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے بزرگان و احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(ناظم وقفِ جدید قادیان)

منظوری زُعماء مجالسِ انصار اللہ بھارت

سال ۹۵-۱۹۹۲ء کے لئے درجِ ذیل زعماء کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر رنگ میں خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان

جبٹرچرلہ	: مکرم بیر احمد اشرف صاحب	موئی بنی مائینز	: مکرم ہمدم صاحب
پتھاپیریم	: ؍؍ بیران صاحب	مرکرہ	: ؍؍ پی شیخ علی صاحب
آنڈرا پورم	: ؍؍ اے حمید صاحب	اٹاری	: ؍؍ محمد فہیم صاحب
منارگھاٹ	: ؍؍ ایم۔ کے۔ محمد صاحب	پالگھاٹ	: ؍؍ اے۔ کے حمزہ صاحب
کالیکٹ	: ؍؍ اے۔ پی۔ ابدلی صاحب	پینگاڈی	: ؍؍ شفیع احمد صاحب
عثمان آباد	: ؍؍ محمد عبدالعظیم صاحب	کنانور	: ؍؍ پی۔ ایم۔ کویا صاحب
کاوا شیری	: ؍؍ کے۔ ایم یوسف صاحب		

ضروری اعلان برائے مجالس خُدّام الاحمدیہ بھارت

درجِ ذیل امور کی سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظوری عطا فرمائی ہے:-

(۱)۔ سالانہ اجتماع مجلس خُدّام الاحمدیہ بھارت ۹۲-۱۹۹۱ء کا انعقاد ۱۶-۱۷-۱۸ر اکتوبر ۱۹۹۲ء کو ہوگا (انشاء اللہ)

(۲)۔ امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر صدر مجلس خُدّام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ (اس ضمن میں تفصیلی سرکلر الگ سے مجالس کو بھجوائے جارہے ہیں)

(۳)۔ آئندہ سے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ممبری چندہ ½1% کی بجائے 1% ہوا کرے گا۔

معتمد مجلس خُدّام الاحمدیہ بھارت

تقاریبِ رُخصتانہ

● ۲۸ر فروری ۹۲ء بروز جمعہ مسماۃ عزیزہ سعیدہ نزہت فاطمہ بنت سیٹھ سید عمر صاحب آف کوچنگوڑہ کا رخصتانہ ہمراہ مکرمی عزیزم محمد مُظہر احمد صاحب ابن محمد منصور احمد صاحب موسٹی رام باغ عمل میں آیا۔ جناب سیٹھ سید عمر صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر اعانتِ بدر میں ۱۰۰/- روپے، شکرانہ فنڈ میں ۵۰/- روپے اور مکرم محمد منصور احمد صاحب نے اعانتِ بدر میں ۲۵/- اور شکرانہ فنڈ میں ۲۵/- روپے ادا کئے ہیں۔

● ۲ر مارچ ۹۲ء بروز دو شنبہ مسماۃ عزیزہ عطیہ قدوس بنت محمد عظمت اللہ صاحب کرنولی مالک شانتی بیڑی کا رخصتانہ ہمراہ مکرمی عزیزم محمد نظام الدین صاحب عرف امجد ابن محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم مالک تاز ٹاکیز کاماریڈی عمل میں آیا۔ جناب عظمت اللہ صاحب کرنولی نے اعانتِ بدر میں ۵۰/- اور شکرانہ فنڈ میں ۵۰/- روپے ادا کئے اور مکرم محمد نظام الدین صاحب نے اعانتِ بدر میں ۵۰/- اور شکرانہ فنڈ میں ۵۰/- روپے ادا کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو بابرکت کرے اور دینی و دنیوی نعمتیں عطا کرے۔

ایم۔ اے۔ ستار۔ سیکرٹری رشتہ ناطہ حیدرآباد۔

درخواستِ دُعا

● میری بھانجی عزیزہ سیدہ خوشنودہ خاتون بنت مکرم مولوی سید بشیر الدین صاحب سخت بیمار ہے اور کلکتہ کے ہسپتال میں داخل ہے۔ احبابِ جماعت سے عزیزہ کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے، اسی طرح میری بہن سیدہ منیرہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم نور الدین خان صاحب سونگڑہ اڑیسہ کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے صحتِ کاملہ عاجلہ کیلئے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (سید بشارت احمد قادیان)

● مکرم چوہدری محمد رمضان صاحب آف جرمنی کی اہلیہ صاحبہ کے باتھ روم میں گرنے کی وجہ سے پسلی کی ہڈی میں فریکچر آگیا ہے اور وہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ موصوف ۷۵/- روپے اعانتِ بدر ادا کر کے موصوفہ کی صحتِ کاملہ عاجلہ کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (غلام قادر درویش قادیان)

خصوصی درخواستِ دُعا

احباب جماعت کو علم ہے کہ خاکسار کی اہلیہ سیدہ امۃ القدوس بیگم کی آنکھوں کی بینائی بہت متأثر ہو گئی ہے۔ نیا CORNEA تبدیل کیا جانا ہے۔ ہندوستان میں کورنیا (آنکھ کی پتلی) دستیاب نہیں ہُوا تھا۔ کسی جگہ چار پانچ مہینوں کی اور کسی جگہ زیادہ وقت کی تاریخ مل رہی ہے۔ لیکن بی بی کی حالت ایسی نہیں تھی کہ زیادہ انتظار کیا جائے۔ اُن کے لئے اِس وقت چلنا پھرنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ اطلاع ملی ہے کہ حیدرآباد میں جلد کورنیا دستیاب ہو جائے گا۔ اور حیدرآباد میں اس آپریشن کے ماہر ڈاکٹر صاحب نے ۷ر جون کو معائنہ کے لئے بُلایا ہے۔ اِس غرض سے خاکسار نے عید کے بعد حیدرآباد کا سفر اختیار کرنا ہے۔ بظاہر ہندوستان میں حیدرآباد کے ڈاکٹر ناگیشور راؤ ماہر ڈاکٹر ہیں۔ لیکن اصل شفاء خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ وہی اپنے بندوں کے ہاتھ میں شفاء رکھ دیتا ہے۔

میری سب بہنوں۔ بھائیوں اور عزیزوں کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے بی بی امۃ القدوس کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کامیاب آپریشن کے بعد ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

خاکسار:۔ مرزا وسیم احمد

بدر کی مالی اعانت و توسیع میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (مینیجر)

التواءِ دورہ انسپکٹر مجلس خُدّام الاحمدیہ بھارت

جن مجالس کو انسپکٹر خُدّام الاحمدیہ بھارت کے حالیہ مالی دورہ کے متعلق دفتر کی جانب سے اطلاع کی گئی تھی وہ مطلع رہیں کہ بعض وجوہات کی بناء پر انسپکٹر صاحب موصوف کا مالی دورہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔
نیز جملہ مجالسِ خُدّام الاحمدیہ بھارت کے لئے اعلان ہے کہ رسید بُک خُدّام الاحمدیہ بھارت نمبر 484 اور نمبر 498 (انگریزی طباعت) گمشدہ ہیں۔ لہٰذا اس رسید بُک پر کوئی چندہ ادا نہ کریں۔ اگر کسی کو اس کا علم ہو تو دفتر ہٰذا کو فوری اطلاع کریں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ضروری اعلان برائے قائدین

تمام قائدین کو مُطلع کیا جاتا ہے کہ برائے سال ۹۲-۱۹۹۱ء کے تجنید فارم پُر کر کے دفتر خُدّام الاحمدیہ بھارت میں جلد ارسال فرمائیں تاکہ بھارت کے جملہ خُدّام کی تعداد معلوم ہو سکے۔ اس سلسلہ میں قائدین علاقائی کو بھی خطوط ارسال کئے گئے ہیں۔ اُمید ہے کہ قائدین اُن سے بھی پُورا پُورا تعاون فرمائیں گے۔ شکریہ۔

مہتمم تجنیدِ مجلس خُدّام الاحمدیہ بھارت

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹرز:۔
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ - ربوہ - پاکستان
PHONE:- 04524 - 649.

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرّحیم جیولرز
پروپرائیٹرز:۔ سیّد شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ جیدری۔ نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون:۔ ۶۶۲۹۴۴۳

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES
AND SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS: 4378/4 B. MURARI LAL LANE ANSARI ROAD, NEW DELHI-110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992, 011-3282643.
FAX:- 91-11-3755121 SHELKA NEW DELHI

بہترین ذکر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه اور بہترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰه ہے۔ (ترمذی)
C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM-679339 (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

SUPER INTERNATIONAL
PHONES:- OFF.-6378622 RESI.-6235389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD. OLD CHAKALA, SAHAR ROAD, (ANDHERI EAST) BOMBAY-400099

اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا
سفارش کیا کرو تم کو سفارش کرنے کا بھی اجر ملے گا
(منجانب)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبِ دعا:۔
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶۔ بینٹنک سٹریٹ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

Starline
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA-700015.
"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"
(کشتی نوح)
پیش کرتے ہیں:۔
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ۔ ہوائی چپل، نیم ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جُوتے!

YUBA
QUALITY FOOT WEAR
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ
(پیشکش)
بانی پولیمرز کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۴۶
فون نمبر:۔
43-4028-5137-5206